عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان
ہفت روزہ

ختم نبوۃ

انٹرنیشنل
جلد نمبر ۱۲، شمارہ نمبر ۱۵
KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

- شداد کی جنّت شہر ارم کی دریافت
- قادیانیوں کے موجودہ عزائم
- ہم موت سے کیا سبق لیتے ہیں

مرزائیوں کیلئے ایک ہی راستہ

امتناع قادیانیت آرڈی ننس دفعہ ۲۹۵ سی

اقوام عالم یہودیت کے شکنجے میں

تحفہ قادیانیت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کے نائب امیر اوّل

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ کی تصنیف لطیف

○ آپ کے قلم سے مختلف اوقات میں لکھے جانے والے رسائل و مقالات کا مجموعہ ○ معلومات کا خزانہ ○ دلائل کا انبار ○ حقائق کا انکشاف ○ ایک درویش منش بزرگ کے قلم سے قادیانیوں کی ہدایت کا سامان ○ ریحانتہ الہند حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ نے تیرہویں صدی میں تحفہ اثنا عشریہ تحریر فرمایا ○ اور انہیں کے وارث حضرت لدھیانوی صاحب نے پندرھویں صدی میں تحفہ قادیانیت تحریر فرمائی ○ عنوانات ملاحظہ ہوں ○ عقیدہ ختم نبوت ○ قادیانیوں کی طرف سے کلمہ طیبہ کی توہین ○ عدالت عظمیٰ کی خدمت میں ○ قادیانیوں کو دعوت اسلام ○ چوہدری ظفر اللہ کو دعوت اسلام ○ مرزا طاہر کے جواب میں ○ مرزا طاہر پر آخری اتمام حجت ○ دو دلچسپ مباہلے ○ قادیانی فیصلہ ○ شناخت ○ نزول عیسیٰ علیہ السلام ○ المہدی والمسیح ○ قادیانی اقرار ○ قادیانی تحریریں ○ قادیانی زلزلہ ○ مرزا قادیانی نبوت سے مراق تک ○ قادیانی جنازہ ○ قادیانی مردہ ○ قادیانی ذبیحہ ○ قادیانی اور تعمیر مسجد ○ غدار پاکستان (ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی) ○ گالیاں کون دیتا ہے ○ قادیانیوں اور دوسرے کافروں میں فرق ○ قادیانی مسائل ○ غرض ختم نبوت، حیات عیسیٰ علیہ السلام، کذب مرزا قادیانی اور کسی بھی مسئلہ پر یہ کتاب فیصلہ کن ہے ○ انسائیکلوپیڈیا ہے ○ قادیانی، مذہب سے لے کر سیاست تک، مساجد سے عدالت تک کی کسی بھی ضرورت کے لئے اس کتاب کا آپ کے پاس ہونا ضروری ہے ○ دینی اداروں، علماء، مناظرین، وکلاء تمام حضرات کی لائبریریوں کے لئے ضروری ہے ○ صفحات ۲۰۷ ○ کاغذ عمدہ ○ کمپوز کتابت ○ خوبصورت رنگین ٹائٹل ○ عمدہ اور پائیدار جلد ○ قیمت =/۱۵۰ روپے ○ جماعتی رفقاء و طلباء کے لئے رعایتی قیمت =/۱۱۰ روپے ڈاک خرچہ بذمہ دفتر ○ پیشگی منی آرڈر آنا ضروری ○ مجلس کے مقامی دفاتر سے بھی طلب کریں ○

ملنے کا پتہ۔

مرکزی ناظم اعلیٰ، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

صدر دفتر، حضوری باغ روڈ، ملتان۔ پاکستان۔ فون نمبر ۴۰۹۷۸

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوت

KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

مُدیرِ مسئول عبدالرحمٰن باوا

جلد ۱۲ | ۲۸/ربیع الاول تا ۴/ربیع الثانی ۱۴۱۴ھ بمطابق ۱۷/ تا ۲۳/ ستمبر ۱۹۹۳ء | شمارہ : ۱۵

اس شمارے میں

۱۔ نعت رسول مقبولؐ ____ ۴

۲۔ اداریہ ____ ۵

۳۔ قادیانیوں سے ایک سوال ____ ۷

۴۔ شراارم کی دریافت ____ ۸

۵۔ زکوٰۃ کے اہم مسائل ____ ۹

۶۔ ہم موت سے کیا سبق لیتے ہیں؟ ____ ۱۵

۷۔ اقوام عالم یہودیت کے شکنجے میں ____ ۱۷

۸۔ قادیانیت آرڈیننس دفعہ ۲۹۵۔ سی ____ ۱۹

۹۔ قادیانیوں کے موجودہ عزائم ____ ۲۱

سرپرست

شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

نگرانِ اعلیٰ

مولانا محمد یوسف لدھیانوی

معاون مدیر

مولانا منظور احمد الحسینی

سرکولیشن منیجر

محمد انور

قانونی مشیر

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

رابطہ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۷۴۸۰۰ پاکستان
فون نمبر 7780337

LONDON OFFICE:
35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PHONE: 071-737-8199.

چندہ اندرون ملک

سالانہ	۱۵۰ روپے
ششماہی	۷۵ روپے
سہ ماہی	۴۵ روپے
فی پرچہ	۳ روپے

چندہ بیرون ملک

غیر ممالک سالانہ بذریعہ ڈاک ۴۵ ڈالر
چیک / ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت
الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ
اکاؤنٹ نمبر ۳۰۰۲ کراچی پاکستان ارسال کریں

ایڈیٹر و پبلشر : عبدالرحمٰن باوا ـــ طابع : سید شاہد حسن ـــ مطبع : القادر پرنٹنگ پریس ـــ مقام اشاعت : ۱۰۴۵ بارگاہ لائن کراچی

نعت

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت واصف عابدی سہارنپوری

نبوت ختم جس پر ہوگئی پیغامبرؑ ایسا
سراپا خوبیوں کا آئینہ خیر البشرؐ ایسا

جمال حق نگاہوں میں، کلام اللہ ہونٹوں پر
اندھیرے جس سے خائف، برج عصمت کا قمر ایسا

کمال صنعت صانع ہے اس کی شان یکتائی
بنائے گا کہاں اب آئینہ، آئینہ گر ایسا

محبت سرور عالمؐ کی لے جائے گی جنت میں
جو تیرے کام آئے گا یہ ہے رخت سفر ایسا

جہاں جا کر طلب سے بھی سوا ملتا ہو سائل کو
بتاؤ ہے در شہ کے علاوہ کوئی در ایسا

رسول پاکؐ کو سلمان و بوذرؓ سے ملے ساتھی
کہاں سے لائے گی دنیا نجوم ایسے قمر ایسا

جو ہے نور ہدایت ہر زمانے کے لئے واصف
محمد مصطفیٰؐ لائے پیام معتبر ایسا

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفتر پر حملہ مسلمانوں کو لڑانے کی قادیانی سازش

۱۲/ربیع الاول کے مقدس دن عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی دفتر اور ہفت روزہ ختم نبوت کے مرکزی دفتر اور جامع مسجد باب الرحمت میں پچاس کے قریب افراد نے جو سبز پگڑیاں باندھے ہوئے تھے اچانک حملہ کر دیا۔ مسجد کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی۔ شعبہ کتابت کا دروازہ توڑ کر پورے شعبہ کتابت کو تباہ کر دیا۔ شعبہ ڈاک اور لٹریچر کا دروازہ توڑ کر تمام الماریاں الٹ پلٹ دیں' لٹریچر اٹھا کر لے گئے۔ فریج کو توڑ دیا۔ مرکزی دفتر پر کھڑی ہوئی جماعت کی گاڑی ہائی روف CA-5320 مکمل تباہ کر کے چکنا چور کر دی۔ مرکزی دفتر کا دروازہ توڑ دیا تھا لیکن پولیس کی آمد کی بناء پر وہ اس کو تباہ کرنے میں کامیاب نہ ہو سکے۔ اگر خدا نخواستہ اس دفتر کو تباہ کر دیتے تو اتنا نقصان ہوتا جس کا تصور تک نہیں کیا جاسکتا۔ تقریباً ۵۰ سالہ ریکارڈ بالکل تلف ہو جاتا۔ اب بھی کچھ مسودات ضائع ہو گئے۔ اس کی کوئی قیمت نہیں لگائی جاسکتی۔ امام مسجد نے ایک کمرے میں بند ہو کر اور خادم مسجد نے پولیس چوکی کی طرف بھاگ کر اپنی جان بچائی ورنہ یہ جنونی لوگ جو پتہ نہیں کس عقیدے سے تعلق رکھتے تھے ان دونوں کو شہید کر دیتے۔ ابتدائی تخمینہ کے مطابق دو لاکھ روپے کے قریب نقصان ہوا جبکہ حکومت نے نقصان کا اندازہ ۱۵ ہزار لگایا ہے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفتر میں ۱۲/ربیع الاول کی بناء پر چھٹی تھی اور دفتر کا کوئی ذمہ دار فرد دفتر میں نہیں تھا۔ دفتر کے تمام دروازوں پر تالا تھا۔ جنونی دہشت گردوں نے تمام تالے بیلچوں اور سریوں اور لاٹھیوں سے توڑ ڈالے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ایک مقدس تنظیم ہے جس سے تمام مکاتب فکر کے افراد اور علماء کرام وابستہ ہیں۔ اس لئے یہ تصور کرنا کہ یہ حملہ کسی مسلمان نے کیا ہوگا تصور میں نہیں آسکتا۔ بقول حضرت مولانا شاہ احمد نورانی دفتر ختم نبوت پر کوئی یہودی یا قادیانی ہی حملہ کر سکتا ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پر اس حملہ کی دیوبندی مکتبہ فکر' بریلوی مکتبہ فکر' اہلحدیث مکتبہ فکر کے مسلمانوں اور علماء کرام نے پر زور مذمت کی اور ایک احتجاجی جلسے میں مذمت کی قراردادیں منظور کی گئیں۔ نائب امیر مرکزیہ حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی نے اس حملہ کی ذمہ داری حکومت پر ڈالی۔ مگر وزیر اعلیٰ سندھ نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے وفد کو یقین دلایا کہ حکومت کا اس میں کوئی ہاتھ نہیں اور انہوں نے واضح کیا کہ دفتر ختم نبوت پر حملہ کرنے والوں کو معاف نہیں کیا جائے گا۔ مولانا لدھیانوی نے مزید کہا کہ ہم محسوس کرتے ہیں کہ دفتر پر حملہ کرنے والے قادیانی تھے جو بھیس بدل کر آئے تھے اور ان کا تعلق قادیانیوں سے ہے۔ اس لئے ہمارا مطالبہ یہ ہے کہ حکومت کے ذمہ دار اہلکاروں اور ذمہ دار قادیانیوں کو گرفتار کر کے قرار واقعی سزا دی جائے۔ حضرت مولانا لدھیانوی صاحب نے تمام مسلمانوں سے کہا کہ دفتر ختم نبوت پر حملہ کرنے کا مقصد مسلمانوں کو آپس میں لڑانے کی سازش ہے۔ اس لئے تمام مسلمان اس سازش کو ناکام بنادیں اور دشمنوں کو خوش ہونے کا موقع فراہم نہ کریں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اس سلسلے میں قانونی راستہ اختیار کر رہی ہے تاکہ کسی کے ساتھ زیادتی کا شبہ نہ ہو۔

مرزائیوں کے لئے ایک ہی راستہ

مسلمان ہو جائیں یا اپنی غیر مسلم حیثیت کو تسلیم کر لیں

جب متحدہ ہندوستان میں انگریزی راج آیا تو اس نے ایسے افراد کی تلاش شروع کر دی جو نہ صرف ان کی قصیدہ خوانی کریں بلکہ ان کی پر زور حمایت بھی کریں۔ انگریز کا مقصد اپنے اقتدار کو طول دینا یا مضبوط بنانا تھا۔ انگریز نے ایسے بہت سے افراد تلاش کئے جن کو انعام و اکرام سے نوازا' زمینیں تقسیم کیں' تعریفی اسناد جاری کیں' مختلف خطابات والقابات سے نوازا۔ لیکن پھر بھی [illegible]

کے نبی نے ان کو جہاد کا جو سبق دیا ہے وہ ہمارے پاؤں نہیں جمنے دے گا چنانچہ اسے شاملی اور پانی پت کے میدانوں میں اور بالا کوٹ و سرحد کے کوہستانوں میں اس کے مناظر دیکھنے کو ملے۔

ایسے میں انگریز نے ایسے شخص کی ضرورت محسوس کی جو مسلمانوں میں سے ہو لیکن اسلام اور اپنے نبی سے ان کا تعلق توڑ ڈالے یا ان کو مسلمان ہی نہ رہنے دے۔ بسیار تلاش و جستجو کے بعد سیالکوٹ کی کچہری میں خود ان کا اپنا ملازم ہاتھ آ گیا۔ جس کی انہوں نے ٹیکنیکل انداز میں تربیت کی اور پھر اس سے مرحلہ وار متعدد دعوے کرائے۔ سب سے پہلے اسے مبلغ اسلام اور ایک مناظر کے روپ میں پیش کیا' پھر مجدد بنایا' اس کے بعد ظلی نبوت یا امتی نبی ہونے کا دعویٰ کرایا بعد ازاں مسیح موعود اور پھر حقیقی یا صاحب شریعت نبی بنوا دیا۔ یہیں پر معاملہ ختم نہیں ہو گیا اس کو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں لا کھڑا کیا اور اس سے کہلوایا کہ قرآن کریم کی یہ جو آیت ہے محمد رسول اللہ والذین معہ اس آیت کا مصداق میں ہوں یعنی میں محمد رسول اللہ ہوں۔

دیکھنا یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء کے سردار اور صاحب شریعت نبی ہیں تو کیا مرزا قادیانی بھی صاحب شریعت نبی تھا؟ اس کا آسان جواب یہ ہے کہ جو شخص محمد رسول اللہ ہونے کا دعویٰ کرتا ہے' اس کے دعوے میں صاحب شریعت ہونا خود بخود آ جاتا ہے۔ مرزا قادیانی نے خود یہ لکھا ہے کہ شریعت کیا چیز ہے۔ جس میں امر بھی ہو اور نہی بھی۔ سو میری وحی میں امر بھی ہے اور نہی بھی۔ اس طرح اس نے اقرار کر لیا کہ میں صاحب شریعت نبی ہوں۔ چنانچہ اس نے صاحب شریعت ہونے کا یوں ثبوت مہیا کیا۔

ا۔ انگریز کی اطاعت کو فرض قرار دیا۔
۲۔ اس کی حکومت کو اولی الامر میں داخل کیا۔
۳۔ جہاد جو قیامت تک جاری ہے اسے حرام قرار دے کر منسوخ کر دیا۔

اس سلسلہ میں بطور نمونہ چند حوالہ جات پیش خدمت ہیں۔ مرزا قادیانی لکھتا ہے۔

"میں بذات خود سترہ برس سے سرکار انگریزی کی ایک ایسی خدمت میں مشغول ہوں کہ درحقیقت وہ ایک ایسی خیر خواہی گورنمنٹ عالیہ کی مجھ سے ظہور میں آئی ہے کہ میرے بزرگوں سے زیادہ ہے اور یہ کہ میں نے بیسیوں کتابیں عربی' فارسی اور اردو میں اس غرض سے تالیف کی ہیں کہ اس گورنمنٹ محسنہ سے ہرگز جہاد درست نہیں بلکہ سچے دل سے اطاعت کرنا ہر ایک مسلمان کا فرض ہے۔"

(عریضہ بعالی خدمت گورنمنٹ عالیہ انگریزی منجانب مرزا قادیانی مندرجہ تبلیغ رسالت ج۶ ص۶۵)

مرزا قادیانی کا مذہب

"سو میرا مذہب جس کو میں بار بار ظاہر کرتا ہوں' یہ ہی ہے کہ اسلام کے دو حصے ہیں ایک یہ کہ خدا تعالیٰ کی اطاعت کرے دوسرے اس سلطنت کی جس نے امن قائم کیا ہو (یعنی مرزا قادیانی کی حفاظت ہو)...... سو اگر ہم گورنمنٹ برطانیہ سے سرکشی کریں تو گویا اسلام اور خدا اور رسول سے سرکشی کرتے ہیں۔"

(رسالہ گورنمنٹ کی توجہ کے لائق ص ج۔ د' از قلم مرزا قادیانی)

اولی الامر

"اطیعو اللہ و اطیعو الرسول و اولی الامر سے مراد جسمانی طور پر بادشاہ اور روحانی طور پر امام الزماں ہے اور جسمانی طور پر جو شخص جو ہمارے مقاصد (یعنی مرزا کے مقاصد) کا مخالف نہ ہو اور اس سے مذہبی فائدہ ہمیں حاصل ہو سکے وہ ہم میں سے ہے۔ اسی لئے میری نصیحت اپنی جماعت کو یہی ہے کہ وہ انگریزوں کی بادشاہت کو اپنے اولی الامر میں داخل کریں اور دل کی سچائی سے ان کے مطیع رہیں۔"

(ضرورۃ الامام ص ۲۳ از مرزا قادیانی)

جہاد حرام

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے "الجہاد ماض الی یوم القیامتہ" یعنی جہاد قیامت تک جاری ہے۔ اس کے برعکس محمد رسول اللہ ہونے کا دعویدار مرزا قادیانی ملعون کہتا ہے۔

اب چھوڑ دو اے دوستو جہاد کا خیال
دیں کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال
(درثمین از مرزا)

مرزا قادیانی نے انگریز کے ایسے گن گائے' تعریف و توصیف کے ایسے پل باندھے کہ ایک صحیح الفکر انسان انہیں پڑھ کر حیران رہ جاتا ہے اور یہ سوچنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ یہ کیسا مدعی نبوت تھا جو کافروں' مشرکوں یعنی انگریزوں کا قصیدہ خواں رہا۔ اگر انصاف کی عینک سے اس کے پیروکار اس کے کردار پر غور کریں اور تعصب سے بالاتر ہو کر سوچیں تو وہ اس پر دو حرف بھیجنے کے لئے یقیناً" تیار ہو جائیں گے۔ لیکن افسوس اس بات کا کہ اس کے پیروکار خود اس کی کتابوں کا مطالعہ نہیں کرتے۔ ہم انہیں دعوت دیتے ہیں کہ وہ اگر سچ اور حق کی پہچان چاہتے ہیں تو مرزا قادیانی کی کتابوں کا مطالعہ کریں اور راہ ہدایت کو قبول کر لیں۔ مختلف عدالتوں اور سپریم کورٹ کے حالیہ فیصلہ کے بعد ان پر اتمام حجت ہو چکا ہے اور ان کے لئے ایک ہی راستہ ہے کہ وہ اپنی غیر مسلم حیثیت کو تسلیم کر لیں یا اسلام قبول کر کے مسلمانوں میں شامل ہو جائیں۔

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

قادیانیوں سے ایک سوال

جس پر غور و فکر کرنا ان کے لئے ہدایت کا راستہ کھول سکتا ہے

بسم اللہ الرحمان الرحیم

1

مرزا غلام احمد قادیانی نے براہین احمدیہ حصہ چہارم میں سورۃ الصف کی آیت نمبر۱۰ کے حوالہ سے لکھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے۔ چنانچہ لکھتا ہے:۔

"ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ۔ یہ آیت جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیشگوئی ہے۔ اور جس غلبہ کاملہ دین اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے وہ غلبہ مسیح کے ذریعہ سے ظہور میں آئے گا۔ اور جب حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق اور اقطار میں پھیل جائے گا۔"

(براہین احمدیہ حصہ چہارم ص۴۹۸-۴۹۹، روحانی خزائن ص ۵۹۳ ج۱)

مرزا کی عبارت غور سے پڑھ کر صرف اتنا بتایئے کہ مرزا نے قرآن کریم کے حوالہ سے جو لکھا کہ عیسیٰ علیہ السلام اس دنیا میں دوبارہ تشریف لائیں گے، یہ سچ تھا یا جھوٹ؟ صحیح تھا یا غلط؟

ایک اہم نکتہ

مرزا قادیانی، ۱۸۹۱ء تک کہتا رہا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ آئیں گے، اس کے بعد یہ کہنا شروع کیا کہ وہ مرگئے ہیں، دوبارہ نہیں آئیں گے۔ مسلمان اور قادیانی دونوں فریق اس پر متفق ہیں کہ ان دونوں متضاد خبروں میں ایک سچی تھی اور ایک جھوٹی۔ فرق یہ ہے کہ مسلمان کہتے ہیں کہ مرزا کی پہلی خبر سچی تھی اور دوسری جھوٹی۔ اس کے برعکس قادیانی کہتے ہیں کہ پہلی جھوٹی تھی اور دوسری سچی۔

جھوٹی خبر دینے والا شخص جھوٹا کہلاتا ہے۔ لہٰذا دونوں فریق اس پر متفق ہوئے کہ مرزا جھوٹا تھا۔

ایک اور قابل غور نکتہ

یہ تو آپ نے ابھی دیکھا کہ دونوں فریق مرزا کے جھوٹا ہونے پر متفق ہیں۔ آیئے اب یہ دیکھیں کہ دونوں میں کون سا فریق مرزا کو "بڑا جھوٹا" مانتا ہے۔

مسلمان کہتے ہیں کہ ابتداء سے ۱۸۹۱ء تک مرزا اپنی زندگی کے پچاس برس تک سچ بولتا رہا، آخری سترہ سالوں میں اس نے جھوٹ بولنا شروع کیا۔ اس کے برعکس قادیانیوں کا کہنا یہ ہے کہ مرزا اپنی زندگی کے پچاس برس تک جھوٹ بکتا رہا اور آخری سترہ سال میں اس نے سچ بولا۔

خلاصہ یہ کہ مسلمانوں کے نزدیک مرزا کے سچ کا زمانہ پچاس سال، اور جھوٹ کا زمانہ صرف آخری سترہ سال۔ اور قادیانیوں کے نزدیک مرزا کے جھوٹ کا زمانہ پچاس سال اور اس کے سچ کا زمانہ صرف سترہ سال ہے۔

بتایئے! دونوں میں سے کس فریق کے نزدیک مرزا "بڑا جھوٹا" نکلا؟

ایک اور لائق توجہ نکتہ

مسلمان کہتے ہیں کہ مرزا قادیانی پچاس سال تک سچ کہتا رہا کہ عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ آئیں گے لیکن پھر شیطان نے اس کو بہکا دیا اور شیطان کے بہکانے سے یہ کہنے لگا کہ عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ نہیں آئیں گے بلکہ میں خود مسیح موعود بن گیا ہوں۔

اور قادیانی کہتے ہیں کہ وہ پچاس سال تک جھوٹ بکتا رہا کہ عیسیٰ علیہ السلام آئیں گے۔ پھر اس پچاس سال کے جھوٹے کو اللہ تعالیٰ نے (نعوذباللہ) مسیح موعود بنا دیا۔

کیا کسی کی عقل میں یہ بات آسکتی ہے کہ پچاس سال تک جھوٹ بولنے والا "مسیح موعود" بن جائے؟

ایک اور دلچسپ نکتہ

اوپر معلوم ہو چکا کہ مسلمان اور قادیانی دونوں فریق اس پر متفق ہیں کہ مرزا جھوٹا تھا۔ ادھر مرزا کا دعویٰ ہے کہ وہ مسیح موعود ہے۔ ظاہر ہے کہ جھوٹا آدمی جب مسیح ہونے کا دعویٰ کرے گا تو وہ "مسیح کذاب" کہلائے گا لہٰذا دونوں فریق اس پر بھی متفق ہوئے کہ مرزا "مسیح کذاب" تھا۔

قرآن بتلاتا ہے کہ طوفان نوح کے بعد اللہ نے جس قوم کو عروج بخشا وہ قوم عاد تھی

شداد کی جنّت "شہر ارم" کی دریافت

شہر ارم کی دریافت قرآن مجید کی سچائی کا ثبوت اور آج کے انسان کے لئے عبرت کا سامان ہے

دنیا میں جنت کا ایک قدرتی نمونہ تو کشمیر ہے جس کے بارے میں شاعر نے کہا ہے۔

اگر فردوس بروئے زمین است
ہمین است وہمین است وہمین است

اگر روئے زمین پر کوئی جنت ہے
تو یہ ہی ہے' یہ ہی ہے' یہ ہی ہے

کشمیر جنت نظیر حالات کی لپیٹ میں آکر جنت سے زیادہ اس وقت دوزخ کا نمونہ بنا ہوا ہے۔ کشمیر کے علاوہ زمین پر بہشت کا ایک نمونہ ہزاروں سال پہلے انسانی ہاتھوں نے بنایا تھا۔ یہ نمونہ شداد نام کے ایک شخص نے بنایا تھا جس کا تعلق قوم "عاد" سے تھا۔ جنت کے نمونے کے اس شہر کا نام تھا "ارم"۔ حال ہی میں امریکہ کے ماہرین آثار قدیمہ نے عمان میں کھدائی کرکے ایک قدیم شہر "عبر" دریافت کیا ہے جس کے متعلق یہ خیال ہے کہ یہ شہر قوم عاد کا مسکن تھا اور یہیں شداد کی وہ جنت تھی جس کا نام "ارم" تھا۔

"عاد" ایک شخص کا نام تھا جس کی طرف منسوب ہو کر اس قوم کا نام "قوم عاد" ہوا۔ اس ہی کے اجداد میں ایک شخص "ارم" بھی تھا۔ یہ ارم سام بن نوح تھا اور سامی نسل سے تعلق رکھتا تھا۔ اس کا نام ملا کر "عاد ارم" کہلائے۔ ایک خیال یہ ہے کہ قوم عاد میں جو شاہی خاندان تھا اسے ارم کہتے تھے۔

عاد دو ہیں۔ ایک "عاد اولیٰ" دوسرے "عاد ثانیہ"۔۔۔۔ عاد اولیٰ پہلے گزر چکے تھے۔ ان کی تباہی و بربادی کے بعد جو لوگ بچ گئے تھے وہ "عاد ثانیہ" کہلائے۔

قوم عاد کا قصہ عبرت کی بے شمار داستانیں سمیٹے دھرتی کے سینے سے باہر آرہا ہے۔

عاد عرب کی قدیم ترین قوم تھی۔ اس قوم کے افسانے اور اس قوم کی بربادی کی داستانیں عرب میں بچے بچے کی زبان پر تھیں۔

عاد سے عادی عرب میں ہر پرانی چیز کے لئے بولا جانے لگا۔ عادیات آثار قدیمہ کو کہتے ہیں۔ عادی الارض اس زمین کو بولنے لگے جس کے مالک نہ رہے ہوں۔ عربی کی پرانی شاعری میں کثرت سے اس قوم کا ذکر ملتا ہے۔

اس قوم کا اصل مسکن احقاف کا علاقہ تھا جو حجاز یمن اور یمامہ کے درمیان الربع الخالی کے جنوب مغرب میں واقع ہے۔ یہیں سے پھیل کر ان لوگوں نے یمن کے مغربی سواحل اور عمان و حضرموت سے عراق تک اپنی طاقت کا سکہ رواں کردیا تھا۔

اس قوم کی شوکت و حشمت کا کچھ ٹھکانا نہ تھا۔ اپنے زمانے کے انتہائی ترقی یافتہ لوگ تھے۔ بڑی بڑی بلند تعمیں بناتے تھے۔ بڑے بڑے ستونوں والی عمارتیں بنانے کا رواج سب سے پہلے ان ہی میں ہوا۔ قرآن مجید میں ہے۔

"تم نے دیکھا نہیں کہ تمہارے رب نے کیا برتاؤ کیا اونچے ستونوں والے عاد ارم کے ساتھ' جن کے مانند کوئی قوم دنیا کے ملکوں میں پیدا نہیں کی گئی تھی۔"

(سورۃ الفجر)

یعنی قوم عاد اپنے زمانے کی بے نظیر قوم تھی۔ طاقت و قوت' شان و شوکت کے اعتبار سے اس وقت کوئی دوسری قوم دنیا میں ان کے ٹکر کی نہ تھی۔ یہ لوگ انتہائی صحت مند اور جسمانی اعتبار سے بھی طاقتور تھے۔ قرآن مجید میں ہے۔

"تم کو جسمانی ساخت میں خوب تنومند کیا۔"

(اعراف ۶۹)

علوم و فنون کی ترقی اور صحت و قوت نے اس قوم میں گھمنڈ پیدا کردیا۔ قرآن مجید میں ہے۔

"رہے عاد تو انہوں نے زمین میں کسی حق کے بغیر اپنی بڑائی کا گھمنڈ کیا اور کہنے لگے کون ہے ہم سے زیادہ زور آور۔"

(حم السجدہ ۱۵)

اپنے گھمنڈ میں مست ہو کر کمزوروں پر ظلم ڈھانے لگے۔ قرآن مجید میں ہے۔

"اور تم نے جب کسی پر ہاتھ ڈالا جباربن کر ڈالا۔"

(شعراء ۱۳۰)

یہ ظلم و طغیان' غرور و تکبر ان میں اس لئے پیدا ہوا تھا کہ یہ لوگ ایک خدا کو چھوڑ کر شرک میں مبتلا ہوگئے تھے اور ایک اللہ کی بندگی کرنے اور اس کا حکم ماننے کے بجائے دوسروں کو اللہ کی بندگی اور اطاعت میں شریک کرلیا تھا۔ اللہ نے اس قوم کی ہدایت کے لئے حضرت ہود علیہ السلام کو پیغمبر بنا کر بھیجا۔ قرآن مجید میں ہے۔

"اور عاد کی طرف ہم نے ان کے بھائی ہود کو بھیجا۔ اس نے کہا اے برادران قوم اللہ کی بندگی کرو' اس کے سوا تمہارا کوئی خدا نہیں ہے' پھر کیا تم غلط روی سے پرہیز نہ کرو گے؟"

(اعراف ۶۵)

اس معقول بات کا جواب قوم عاد کے متکبر سرداروں نے کیا دیا؟ یہ کہ اللہ کے پیغمبر کو بے عقل اور جھوٹا کہنے لگے۔

"قوم کے سرداروں نے جو اس کی بات ماننے سے انکار کررہے تھے' جواب میں کہا ہم تو تمہیں بے عقلی میں مبتلا

سمجھتے ہیں اور ہمیں گمان ہے کہ تم جھوٹے ہو۔"

(اعراف ۶۶)

حضرت ہودؑ نے نرمی کے ساتھ ان کے الزام کی تردید کی اور فرمایا۔

"اس نے کہا اے برادران قوم میں بے عقلی میں مبتلا نہیں ہوں بلکہ میں رب العالمین کا رسول ہوں' تم کو اپنے رب کے پیغامات پہنچاتا ہوں اور تمہارا ایسا خیر خواہ ہوں جس پر بھروسہ کیا جاسکتا ہے۔"

(اعراف ۶۸)

ایک انسان ہم ہی میں سے...... کیا وہ اللہ کا پیغمبر ہوسکتا ہے؟ یہ سوال اکثر پریشان کن رہا ہے حالانکہ انسانوں کے لئے انسان پیغمبر نہ ہوگا تو کون ہوگا؟ اور اگر وہ اسی قوم میں سے ہوگا تو اس کے کردار سے اس کی قوم کے لوگ اچھی طرح واقف ہوں گے۔ اس کے لئے اپنی بات پہنچانا اور ان کے لئے ماننا آسان ہوگا۔ حضرت ہودؑ نے فرمایا۔

"کیا تمہیں اس بات پر تعجب ہوا کہ تمہارے پاس خود تمہاری اپنی قوم کے ایک آدمی کے ذریعے سے تمہارے رب کی یاد دہانی آئی تاکہ وہ تمہیں خبردار کرے؟"

(اعراف ۶۹)

حضرت ہودؑ نے قوم کو اللہ کی دی ہوئی نعمتوں کی طرف متوجہ کیا کہ ان نعمتوں کے شکر کا تقاضا یہ ہے کہ ان نعمتوں کے دینے والے کی عبادت و اطاعت کی جائے۔

"بھول نہ جاؤ کہ تمہارے رب نے نوح کی قوم کے بعد تم کو اس کا جانشین بنایا اور تمہیں خوب تنومند کیا' پس اللہ کی قدرت کے کرشموں کو یاد رکھو۔"

(اعراف ۶۹)

قوم عاد نے اس بات پر توجہ نہ دی اور اپنی بات پر اڑے رہے۔

"کیا تو ہمارے پاس اس لئے آیا ہے کہ اکیلے اللہ ہی کی عبادت کریں اور انہیں چھوڑ دیں جن کی عبادت ہمارے باپ دادا کرتے آئے ہیں۔"

(اعراف ۷۰)

حضرت ہود نے بہت سمجھایا کہ میں تم سے کسی معاوضہ کا طلبگار نہیں ہوں۔ میں تمہارے بھلے کی بات کر رہا ہوں۔ ایک اللہ کے اطاعت گزار بن کر اس کے احکام کی تابعداری کرو۔

"اور عاد کی طرف ہم نے ان کے بھائی ہود کو بھیجا۔ اس نے کہا اے برادران قوم اللہ کی بندگی کرو' تمہارا کوئی خدا اس کے سوا نہیں ہے تم نے محض جھوٹ گھڑ رکھے ہیں۔"

"اے برادران قوم! اس کام پر میں تم سے کوئی اجر نہیں چاہتا۔ میرا اجر تو اس کے ذمہ ہے جس نے مجھے پیدا کیا۔ کیا تم ذرا عقل سے کام نہیں لیتے؟ (کہ ایک شخص بے غرض ہو کر تمہاری بھلائی کی بات کر رہا ہے۔)"

"اور اے میری قوم کے لوگو' اپنے رب سے معافی چاہو' پھر اس کی طرف پلٹو وہ تم پر آسمان کے دہانے کھول دے گا اور تمہاری موجودہ قوت پر مزید قوت کا اضافہ کرے گا۔"

(ہود ۵۰-۵۲)

دنیا میں بھی قوموں کی قسمتوں کا اتار چڑھاؤ اخلاقی بنیادوں پر ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی اس عالم پر فرمانروائی اخلاقی اصولوں پر مبنی ہے۔ جو قوم دنیا کی خوشحالی سے فریب کھا کر ظلم و معصیت کی راہوں پر چل نکلتی ہے اس کا انجام بربادی ہے۔ اگر کوئی قوم اس کو محسوس کرلے اور نافرمانی چھوڑ کر بندگی رب کی طرف پلٹ آئے تو اس کی قسمت بدل جاتی ہے۔ حضرت ہودؑ یہی سمجھانے کی کوشش کر رہے تھے مگر قوم کا جواب تھا۔

"انہوں نے جواب دیا۔ اے ہود! تو ہمارے پاس کوئی صریح شہادت لے کر نہیں آیا ہے اور تیرے کہنے سے ہم اپنے معبودوں کو نہیں چھوڑ سکتے اور تجھ پر ہم ایمان لانے والے نہیں ہیں۔ ہم تو یہ سمجھتے ہیں کہ تیرے اوپر ہمارے معبودوں میں سے کسی کی مار پڑ گئی ہے۔"

(ہود ۵۳-۵۴)

حضرت ہود نے جواب دیا کہ میں سب سے بڑی شہادت تمہارے سامنے پیش کر رہا ہوں۔ کائنات کا ہر گوشہ اور اس دنیا کا ہر جلوہ اپنے خالق کی شہادت لئے کھڑا ہے۔ اس سے بڑھ کر اور شہادت کیا ہو سکتی ہے۔

"ہود نے کہا۔ میں اللہ کی شہادت پیش کر رہا ہوں۔"

(ہود ۵۴)

قوم کا کہنا تھا کہ ہم تمہارے کہنے سے اپنے معبودوں کو نہیں چھوڑیں گے۔۔۔ حضرت ہود نے فرمایا ایسا ہے تو سن لو کہ میں اس شرک سے قطعی بری اور بیزار ہوں۔

"اور تم گواہ رہو کہ یہ جو اللہ کے سوا تم نے دوسروں کو خدائی میں شریک ٹھہرا رکھا ہے اس سے بھی میں بیزار ہوں۔"

(ہود ۵۴)

ذرا اندازہ لگائیں کہ ایک طرف قوم کے سردار سارے سرکردہ لوگ ہیں۔ دوسری طرف تنہا حضرت ہودؑ ہیں۔ مگر حضرت ہود کسی کی مخالفت کی پرواہ کئے بغیر پورے اعتماد کے ساتھ فرماتے ہیں۔

"تم سب مل کر میرے خلاف اپنی کرنی میں کسر نہ اٹھا رکھو اور مجھے ذرا مہلت نہ دو۔ میرا بھروسہ اللہ پر ہے جو میرا رب بھی اور تمہارا رب بھی۔ کوئی جاندار ایسا نہیں جس کی چوٹی اس کے ہاتھ میں نہ ہو۔"

(ہود ۵۵-۵۶)

یعنی اس کا ہر کام صحیح اور سیدھا ہے اس کے یہاں اندھیر نگری نہیں ہے۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ تم گمراہ و بدکار ہو کر فلاح پا جاؤ۔

اللہ کے دین کا کام چلنا ہے' تم نہیں مانو گے تو تمہاری جگہ دوسرے آجائیں گے۔

"اگر تم منہ پھیرتے ہو تو پھیر لو۔ جو پیغام دے کر میں بھیجا گیا تھا وہ میں پہنچا چکا ہوں۔ اب میرا رب تمہاری جگہ دوسری قوم کو اٹھائے گا اور تم اس کا کچھ نہ بگاڑ سکو گے۔ یقیناً میرا رب ہر چیز پر نگراں ہے۔"

(ہود ۵۷)

چنانچہ حضرت ہود علیہ السلام کے فرمانے کے مطابق فیصلے کی گھڑی آپہنچی۔ حضرت ہود اور ان پر ایمان لانے والے لوگوں کو بچا لیا گیا۔ یہی ہیں جو عاد اخریٰ کے نام سے جانے گئے۔

"پھر جب ہمارا حکم آگیا تو ہم نے اپنی رحمت سے ہود کو اور ان لوگوں کو جو اس کے ساتھ ایمان لائے تھے نجات دے دی اور ایک سخت عذاب سے انہیں بچا لیا۔"

(ہود ۵۹)

ایمان نہ لانے والے' حق کو ٹھکرانے والے اپنے انجام کو پہنچے' سخت عذاب سے دوچار ہوئے۔

"یہ ہیں عاد! اپنے رب کی آیات سے انہوں نے انکار کیا' اس کے رسولوں کی بات نہ مانی اور ہر جبار دشمن کی پیروی کرتے رہے۔ آخر کار اس دنیا میں بھی ان پر پھٹکار پڑی اور قیامت کے روز بھی۔ سنو! عاد نے اپنے رب سے کفر کیا۔ سنو! دور پھینک دیئے گئے عاد' ہود کی قوم کے لوگ۔"

(ہود ۶۰)

"اور ان لوگوں کی جڑ کاٹ دی جو ہماری آیات کو جھٹلا چکے تھے اور ایمان لانے والے نہ تھے۔"

(اعراف ۷۲)

ان کی جڑ ایسی کٹی کہ نام و نشان تک نہ رہا۔ عرب کے مورخین ان کو امم بائدہ (معدوم اقوام) میں شمار کرتے ہیں۔ قوم عاد کا صرف وہ حصہ باقی رہا جو حضرت ہود علیہ السلام کی پیرو تھی۔ بعض خرابات سے دریافت شدہ کتبے سے اس کی تصدیق ہوتی ہے کہ عاد کی قدیم عظمت و شوکت اور خوشحالی کے وارث آخر پیروان ہود ہوئے۔ یہ کتبہ ایک انگریزی بحری افسر نے دریافت کیا۔

قوم عاد پر عذاب کی نوعیت کیا تھی؟ قرآن مجید میں ہے۔

"اور عاد ایک بڑی شدید طوفانی آندھی سے ہلاک کر دیئے گئے' اللہ تعالیٰ نے اس کو مسلسل سات رات اور آٹھ دن ان پر مسلط رکھا (تم وہاں ہوتے تو) دیکھتے کہ وہ وہاں اس طرح پچھڑے پڑے ہیں جیسے وہ کھجور کے بوسیدہ تنے ہوں۔ اب کیا ان میں سے کوئی تمہیں باقی بچا نظر آتا ہے۔"

(الحاقہ ۶-۸)

قرآن مجید کی یہ آیت غور سے دیکھئے۔

"ذرا انہیں عاد کے بھائی ہود کا قصہ سناؤ جبکہ اس نے احقاف میں اپنی قوم کو خبردار کیا تھا۔"

احقاف' حقف کی جمع ہے اور اس کے لغوی معنی ہیں ریت کے لمبے لمبے ٹیلے جو بلندی میں پہاڑوں کی حد کو نہ پہنچے ہوں۔ احقاف صحرائے عرب کے (الربع الخالی) کے جنوبی مغربی حصے کا نام ہے۔ جہاں آج کوئی آبادی نہیں ہے۔

۱۸۴۳ء میں بوریا کا ایک فوجی آدمی اس ریگستان کے جنوبی کنارے پر پہنچ گیا تھا وہ کہتا ہے کہ حضرموت کی شمالی سطح مرتفع سے کھڑے ہو کر دیکھا جائے تو یہ صحرا ایک ہزار فٹ نشیب میں نظر آتا ہے اس میں جگہ جگہ ایسے سفید قطعے ہیں جن میں کوئی چیز گر جائے تو وہ ریت میں غرق ہوتی چلی جاتی ہے۔

قوم عاد کے علاقے کی دریافت قرآن مجید کی بے غبار سچائی کا ثبوت اور آج کے انسان کے لئے عبرت کا سامان ہے۔ اس شہر کی دریافت کے بارے میں اخباری خبروں کی تفصیل اس طرح ہے۔

۱۹۹۱ء میں اس رومانی مہم کو سر کرنے کا سودا لاس اینجلس کے ایک فلمساز نکولس کلاپ کے سر میں بھی سمایا تھا لیکن ذرائع وسائل کی نافراہمی اس میں مانع رہی۔ پھر جنگ خلیج کی آفت آئی اس دوران خلائی شٹل چیلنجز سے جو تصویریں موصول ہوئیں ان کے تجزیے سے معلوم ہوا کہ دشت عرب کی گہرائیوں میں "ربع الخالی" کے مقام پر کسی تباہ شدہ بستی اور اس کی سڑکوں گلیوں کے نشانات پائے جاتے ہیں۔ خلائی شٹل کی انفراریڈ شعاعوں نے جو تصویریں منعکس کی تھیں اس سے قدیم کاروانی رہگزر صاف نظر آرہے تھے حالانکہ سطح زمین پر ان کا کوئی سراغ ہی نہیں ملتا تھا چنانچہ عبری کی دریافت کی مہم نے ایک بار پھر زور پکڑ لیا۔ خلائی شٹل کی تصویریں دیکھ کر عمان کے سلطان قابوس نے اس علاقہ میں کھدائی کرنے کی اجازت دے دی۔ سلطان نے اپنی طرف سے اور مسقط کی کچھ فرموں نے بھی اس مہم کے اخراجات برداشت کرنے کا ذمہ لے لیا چنانچہ نومبر ۱۹۹۱ء میں برطانوی مہم جو سر رانیف فینس کی سرکردگی میں حوصلہ مندوں کی ایک ٹیم عہد عتیق کے نقشوں' خلائی اور آثار قدیمہ کی رپورٹوں اور راڈار جیسے سائنسی آلات سے لیس ہو کر صحرائے عرب میں کود پڑی۔ سر رانیف کو اس علاقہ میں اس وقت دلچسپی پیدا ہوئی جبکہ وہ ساتویں عشرے کے دوران عمان کی کمیونسٹ بغاوت کو فرو کرنے کی غرض سے سلطانی افواج میں شریک ہو کر ظفار کے علاقے میں تعینات کئے گئے تھے۔

لاس اینجلس کے ایک وکیل جارج جو اس ٹیم کے ممبر تھے کہتے ہیں۔ چار دن تک کھدائی کے بعد ہم پر یہ احساس طاری ہوا کہ ہم نے مٹی میں ہاتھ ڈال دیا ہے۔ لیکن ہم نے ہمت نہیں ہاری آخر فروری تک مسلسل کھدائی کے بعد ان کی محنت کا ثمرہ ان کی آنکھوں کے سامنے تھا۔ جنوبی عمان کی راجدھانی صلالہ سے صرف ۱۰۰ میل دور شمال کی جانب ایک قدیم تہذیب کے آثار ہویدا تھے۔ یہ قوم عاد کی ثقافتی بلندیوں اور فنی ترقیات کی نشانی تھی۔ عاد ارم والا شہر عبر اس طرح جنوبی عرب کی معلوم تاریخ میں ایک ہزار سال کا اضافہ ہوگیا۔ قوم عاد کی تاریخی حیثیت اور ان کی تہذیب کا تاریخی محل وقوع اب مستند ہوگیا ہے۔ قرآن میں اس کا ذکر عاد ارم کے نام سے آیا ہے اور قرآن کے ۲۴ مقامات پر قوم عاد کا ذکر کیا گیا ہے۔

قرآن بتاتا ہے کہ طوفان نوح کے بعد اللہ نے جس قوم کو عروج بخشا وہ قوم عاد تھی۔ قوم عاد کا مسکن احقاف کا علاقہ تھا۔ جو حجاز و یمن اور یمامہ کے درمیان ربع الخالی (خالی میدان) کے جنوب میں واقع ہے۔ احقاف' جمع ہے حقف کی جس کے معنی ہیں ریت کے لمبے لمبے ٹیلے جو اپنی بلندی میں ابھی پہاڑوں جیسی اونچائی کو نہ پہنچی ہو۔ اس علاقے میں صرف اسی طرح کے پہاڑ پائے جاتے ہیں جن میں جگہ جگہ سفید سفوف جیسی ریت کے ایسے سفید قطعے پائے جاتے ہیں کہ اگر کوئی چیز ان میں گر جائے تو دھنستی چلی جائے اور کچھ ہی دیر میں گل کر ریت میں مل جائے۔ ان ہی ریگزاروں میں انگریزی بحری افسر جیمز ویل اسٹیڈ کو حصن غراب مقام پر ۱۸۹۲ء میں ایک کتبہ ملا تھا جس پر حضرت ہود کا ذکر بھی درج تھا۔ حضرت ہود قوم عاد کے پیغمبر تھے۔ حضرت ہود کو عام طور پر "عابر" کے لقب سے بھی یاد کیا جاتا ہے اور تورات میں انہیں عبرانیوں کا باپ بھی بتایا گیا ہے لہٰذا کچھ عجب نہیں کہ شہر عبرانہی کے نام سے منسوب ہو۔

تہذیب

وادی احقاف ہمیشہ سے ریت کا سمندر نہیں تھی۔ چھٹی صدی عیسوی کے مورخ الہمدانی نے لکھا ہے کہ عبر میں شداد نے ارم نامی جنت بنائی تھی جو اپنی عمارتوں کی طرز تعمیر اور باغات نیز خوشحالی اور ثروت کے لئے دنیا جہان میں مشہور تھی۔ قرآن میں قوم عاد کے لئے حضرت ہود کی زبانی اس تنبیہ کا ذکر کیا گیا ہے۔

ماہرین نے عبر کے کھنڈروں میں ایک ایسی عمارت دریافت کی ہے جو ۸ کھمبوں پر قائم ہے جن کا قطر ۱۰ فیٹ اور اونچائی ۳۰ فیٹ ہے جو اس زمانے کے اعتبار سے غیر معمولی ہے۔ اسی نسبت سے قرآن نے قوم عاد کی بستی کو "ارم ذات العماد" (۸۹:۶-۸) یعنی کھمبوں والے ارم کا نام دیا ہے اور اس تہذیب کے بارے میں کہا۔ اس جیسی دوسری آبادیوں میں کوئی بھی نہیں پیدا کی گئی۔

یہ بات یہاں پائے جانے والے برتنوں اور دوسری چیزوں سے مطابقت رکھتی ہے۔ یہاں پر قدیم ترین آثار ۵ ہزار سال قبل مسیح کے بتائے جاتے ہیں۔ نئے عبری عہد کے جو برتن یہاں سے برآمد ہوئے ہیں ان میں سے کچھ چار ہزار سال قبل مسیح کے میسوپوٹامیہ کے برتنوں جیسے ہیں۔ کچھ آہنی کاسے کے ہیں جو ایک ہزار سال قبل مسیح کے برتنوں سے مشابہ ہیں۔ دو ہزار سال قبل مسیح والی جنوبی عرب کی عبری شمع دانوں کے علاوہ مصری یونانی اور رومی ساخت کی اشیاء بھی برآمد ہوئی ہیں اس سے ثابت ہوتا ہے کہ عبری تہذیب خاصی ترقی یافتہ تھی اور اس کا دور دراز کے ممالک سے رابطہ قائم تھا۔

سید سلیمان ندوی نے بیان کیا ہے کہ یہ لوگ ربع الخالی سے نکل کر مغرب میں یمن کے مغربی سواحل شمال میں عراق اور شمال مغرب میں قرطاجنہ' یونان اور مصر تک پہنچے تھے۔

قوم عاد کی ترقی اور مادی خوشحالی کی ایک بڑی وجہ یہ تھی کہ اس وقت چشمہ نہر کے جنوب میں ضفاء کی قرہ پہاڑیوں کے دامن میں لوبان کی کاشت کی جاتی تھی جو عراق' روم اور یورپ تک سپلائی کیا جاتا تھا۔ اس زمانہ میں لوبان کو

باقی ص ۲۳ پر

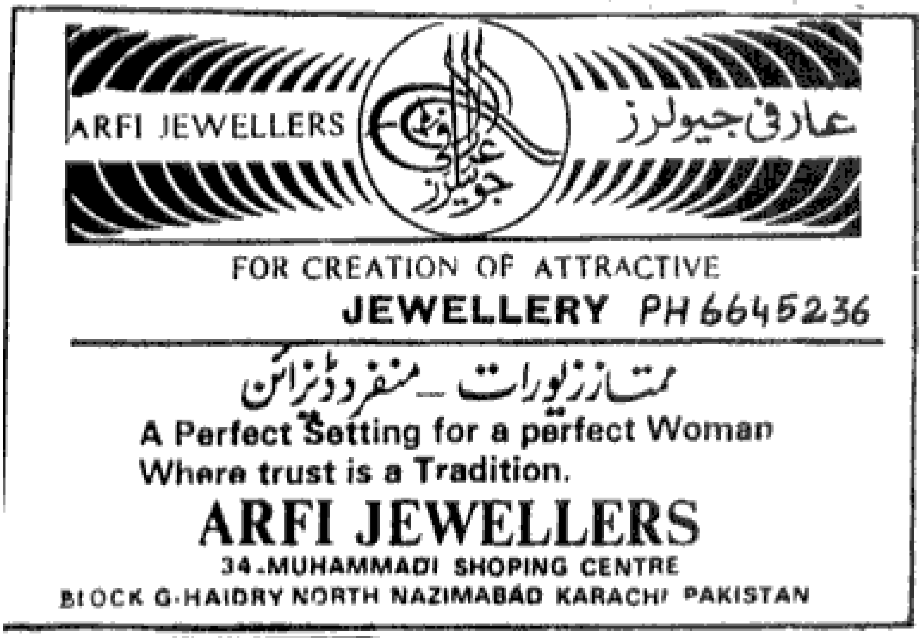

زکوٰۃ کے اہم مسائل

زکوٰۃ ایک ابدی عبادت ہے

تحریر: حفیظ الرحمٰن

اقیموا الصلوٰۃ واٰتوا الزکوٰۃ واقرضوا اللہ قرضاً حسناً وما تقدموا لانفسکم من خیر تجدوہ عند اللہ ھو خیرا واعظم اجرا

نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور اللہ کو قرض حسنہ دو جو کچھ اپنے لیے بھلا کر کے آگے بھیجو گے اللہ کے ہاں محفوظ پاؤ گے یہی بہتر ہے اور بہت بڑا اجر ہوگا۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ بندہ کا تعلق اللہ تبارک وتعالیٰ گہرا ہونا چاہیے اور بندہ کا مخلوق خدا سے بھی گہرا تعلق ہونا چاہیے۔

اس آیت میں جہاں نماز کا ذکر اس کے ساتھ قرآن میں تقریباً ہر مقام پر زکوٰۃ کا ذکر موجود ہے۔ اور جس طرح سے قرآن مجید نماز پہ بار بار زور دیتا ہے۔ اسی طریقہ پر زکوٰۃ پر بھی بے حد زور دیا ہے تاکہ ہر انسان اپنے پاک مال میں اللہ کے مستحق بندوں کو ان کی ضروریات میں امداد کریں اور یہ کام صرف زکوٰۃ کے ہی ذریعہ ہو سکتا ہے۔ اور نماز سے اللہ تبارک تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے جیسا کہ فرمان خداوندی ہے

واسجد واقترب: سجدہ کر اور قرب حاصل کر گویا کہ اپنے معبود سے بندے کو انتہائی قریب کر دیتا ہے اس لیے نماز بندے اور مولیٰ کے درمیان حقیقی دوستی اور محبت کا ذریعہ ہے۔

زکوٰۃ مال میں برکت پیدا کرتی ہے۔

فاما من اعطیٰ واتقیٰ وصدق بالحسنیٰ فسنیسرہ للیسریٰ ۔

پس جس نے دیا اور خدا سے ڈرا اور اچھے انجام کو سچ مانا ہم اس کے لیے آسانی کی راہ کھول دیں گے۔

مثل الذین ینفقون اموالھم ابتغاء مرضات اللہ وتثبیتا من انفسکم۔

"ان لوگوں کی مثال جو اپنے مال خرچ کرتے ہیں اللہ کی رضا جوئی اور اپنے دل کو جمانے کے لیے" اپنے دل کو جمانے کے لیے کا مطلب یہ ہے کہ اپنے دل کی خواہشات کے علی الرغم وہ اپنے مال اس لیے خرچ کرتے ہیں کہ ان کے لیے خدا کے احکام کی تعمیل اور اس راہ میں ہر قربانی آسان ہو جائے جو لوگ اس مقصد کے لیے مال خرچ کرتے ہیں ان کا اللہ تبارک وتعالیٰ نے یہ بیان فرمایا ہے کہ وہ ان کو اپنی مغفرت اور فضل سے نوازتا ہے اور ساتھ ہی ان کو حکمت کا وہ خزانہ بھی عطا فرماتا ہے جو کبھی ختم ہونے والا نہیں ہے۔ اللہ فرماتے ہیں کہ زکوٰۃ مال کو پاک کرتی ہے اور صاف وشفاف کر دیتی ہے جیسا کہ آیت قرآنی ہے۔

خذ من اموالھم صدقۃ تطھرھم وتزکیھم بھا (توبہ) اے محبوب ان کے مال میں سے صدقہ زکوٰۃ کی ادائیگی سے مال پاک صاف ہو جاتا ہے۔

جس شخص کے پاس مال ہو اور اس کی زکوٰۃ نہ نکالتا ہو وہ اللہ کے نزدیک بڑا گنہگار ہوگا۔ قیامت کے دن اس پر بڑا عذاب ہوگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس کے پاس سونا چاندی ہو اور وہ اس کی زکوٰۃ نہ دیتا ہو قیامت کے دن اس کے لیے آگ کی تختیاں بنائی جاوے گی۔ پھر ان کو دوزخ کی آگ میں گرم کر کے اس کی دونوں کروٹیں اور پیشانی اور پیٹھ داغی جاویگی اور جب ٹھنڈی ہو جاویگی پھر گرم کی جاویگی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس کو اللہ نے مال دیا اور اس نے زکوٰۃ نہ ادا کی تو قیامت کے دن اس کا مال بڑا زہریلا گنجا سانپ بنایا جاوے گا اور اس کی گردن میں لپٹ جاوے گا۔ پھر اس کے دونوں جبڑے نوچے گا اور کہے گا میں ہی تیرا مال اور میں ہی تیرا خزانہ ہوں۔ خدا کی پناہ بھلا اتنے عذاب کی کون سہار کر سکتا ہے تھوڑے سے لالچ کے بدلے یہ مصیبت بھگتنا بڑی بے وقوفی ہے۔ خدا ہی کی دی ہوئی دولت خدا کی راہ میں نہ دینا کتنی بیجا بات ہے۔

مسئلہ: جس کے پاس ساڑھے باون تولے چاندی یا ساڑھے سات تولہ سونا ہو یا ساڑھے باون تولے چاندی کی قیمت کے برابر روپیہ موجود ہو اور ایک سال تک باقی رہے تو سال گزرنے پر اس کی زکوٰۃ دینا واجب ہے اور اگر اس سے کم ہو تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں اور اگر اس سے زیادہ ہو تو بھی زکوٰۃ واجب ہے۔

مسئلہ: کسی کے پاس آٹھ تولہ سونا چار مہینے یا چھ مہینے تک رہا پھر وہ کم ہو گیا اور دو تین مہینے کے بعد پھر مال مل گیا تب بھی زکوٰۃ دینا واجب ہے غرض یہ کہ جب سال کے اول و آخر میں مالدار ہو جاوے اور سال کے بیچ میں کچھ دن اس مقدار سے کم رہ جاوے تو بھی زکوٰۃ واجب ہوتی ہے اگر سب مال جاتا رہا تو جب مال ملا تو اس وقت سے حساب شروع ہوگا۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص اتنا مقروض ہے کہ قرضہ ادا کرنے کے بعد ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت بچتی ہے تو زکوٰۃ واجب ہے

مسئلہ: سونے چاندی کے زیور اور برتن سب پر زکوٰۃ واجب ہے چاہے استعمال میں آنے والے زیور ہوں ہر چیز پر زکوٰۃ واجب ہے۔

مسئلہ: سونا چاندی اگر کھرا ہو بلکہ اس میں کچھ میل ہو جیسے مثلاً چاندی میں رانگا ملا ہوا ہے تو دیکھو چاندی زیادہ ہے یا رانگا اگر چاندی زیادہ ہو تو اس کا وہی حکم ہے جو چاندی کا حکم ہے یعنی اگر اتنی مقدار ہو جو اوپر بیان ہوئی تو زکوٰۃ واجب ہے۔

مسئلہ: کسی کے پاس نہ تو چاندی کی مقدار پوری ہے اور نہ ہی سونے کی مقدار پوری ہے بلکہ تھوڑا سا سونا اور تھوڑی سی چاندی ہے اگر دونوں قیمت ملا کر ساڑھے باون تولہ چاندی کے برابر ہو جاوے یا ساڑھے سات تولے سونے کے برابر ہو جاوے تو زکوٰۃ واجب ہے۔

مسئلہ: فرض کرو کسی زمانہ میں ۲۵ روپے کا ایک تولہ سونا ملتا ہے اور ایک روپے کی ڈیڑھ تولہ چاندی ملتی ہے اور کسی کے پاس دو تولہ سونا اور پانچ روپے ضرورت سے زائد ہیں اور سال بھر تک وہ رہ گئے تو اس پر زکوٰۃ واجب ہے کیونکہ دو تولہ سونا پچاس روپے کا ہوا اور پچاس روپے کی چاندی پچھتر تولہ ہوئی تو دو تولہ سونے کی چاندی اگر خریدو گے تو پچھتر تولہ ملے گی اور پانچ روپے تمہارے پاس ہیں اس حساب سے اتنی مقدار سے بہت زیادہ مال ہو گیا جتنے پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے اور آج کل تو حساب بہت مختلف ہے قیمت بہت زیادہ اور اس وقت قیمت بہت کم ہوتی تھی۔

مسئلہ: جس شخص کے پاس اتنے روپے یا نوٹ موجود ہوں جن کی ساڑھے باون تولہ چاندی بازار کے بھاؤ کے مطابق آ سکے اس پر زکوٰۃ واجب ہوگی۔

مسئلہ: کسی کے پاس سو تولہ چاندی رکھی تھی پھر سال گزرنے سے پہلے دو چار تولہ سونا آ گیا یا دس تولہ سونا مل گیا تب بھی اس کا حساب الگ نہ کیا جائے گا۔ بلکہ اس چاندی کے ساتھ ملا کر کے زکوٰۃ کا حساب ہوگا پس جب اس چاندی کا سال پورا ہو جائیگا تو اس سب مال کی زکوٰۃ واجب ہوگی۔

مسئلہ: کسی کے پاس ضرورت سے زائد سو روپے رکھے تھے پھر سال پورا ہونے سے پہلے پہلے پچاس روپے مل گئے تو ان پچاس روپے کا حساب الگ نہ کریں گے۔ بلکہ اس سو روپے کے ساتھ اس کو ملا دیں گے اور جب ان سو روپے کا سال پورا ہوگا تو پورے ڈیڑھ سو روپے پر زکوٰۃ واجب ہوگی اور ایسا سمجھیں گے کہ پوری ڈیڑھ سو پر سال گزر گیا۔

مسئلہ: اگر کسی پر تمہارا قرض آتا ہے تو اس قرض پر بھی زکوٰۃ واجب ہے لیکن قرض کی تین قسمیں ہیں ایک یہ کہ نقد روپیہ یا سونا چاندی کسی کو قرض دیا یا سوداگری کا اسباب بیچا اس کی قیمت باقی ہے اور ایک سال کے بعد یا دو تین برس کے بعد وصول ہوا تو جب اس میں سے گیارہ تولہ چاندی کی قیمت وصول ہو جائے اتنی مقدار کی زکوٰۃ ادا کرتا رہے اور جب دیوے تو سب برسوں کی دیوے اور اگر قرضہ اس سے کم ہو تو زکوٰۃ واجب نہ ہوگی۔ البتہ اگر اس کے پاس کچھ اور مال بھی ہو اور دونوں ملا کر مقدار پوری ہو جاوے تو زکوٰۃ واجب ہوگی

مسئلہ: اور اگر نقد نہیں دیا نہ سوداگری کا مال بیچا بلکہ کوئی اور چیز بیچی تھی جو سوداگری کی نہ تھی جیسے پہننے کے کپڑے بیچ ڈالے یا گھر گرہستی کا اسباب بیچ دیا اس کی قیمت باقی ہے اور اتنی ہے جتنی میں زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔ پھر وہ قیمت کئی برس کے بعد وصول ہو تو سب برسوں کی زکوٰۃ دینا واجب ہے

مسئلہ: تیسری قسم یہ ہے کہ شوہر کے ذمہ مہر ہے وہ کئی برس کے بعد ملا تو اس کی زکوٰۃ کا حساب ملنے کے دن سے ہے پچھلے برسوں کی زکوٰۃ واجب نہیں بلکہ اگر اب اس کے پاس رکھا ہے اور اس پر سال گزر جاوے تو زکوٰۃ واجب ہوگی۔

مسئلہ: اگر کوئی مالدار آدمی جس پر زکوٰۃ واجب ہے سال گزرنے سے پہلے ہی زکوٰۃ دے دے اور سال کے پورے ہونے کا انتظار نہ کرے تو بھی جائز ہے اور زکوٰۃ ادا ہو جاتی ہے۔ اور اگر مالدار نہیں ہے بلکہ کہیں سے مال ملنے کی امید تھی اس امید پر مال ملنے سے پہلے ہی زکوٰۃ دے دی تو یہ زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی جب مال مل جاوے اور اس پر سال گزر جاوے تو پھر زکوٰۃ دینا چاہیے۔

مسئلہ: مالدار آدمی اگر کئی سال کی زکوٰۃ دے دے یہ بھی جائز ہے لیکن اگر کسی سال مال بڑھ گیا تو بڑھتی کی زکوٰۃ پھر دینا پڑے گی۔

مسئلہ: کسی کے پاس سو روپے ضرورت سے زیادہ رکھے ہوئے ہیں اور سو روپے کہیں اور سے ملنے کی امید ہے اس نے پورے دو سو روپے کی زکوٰۃ سال پورا ہونے سے پہلے ہی پیشگی دے دی یہ بھی درست ہے لیکن اگر ختم سال پر روپیہ نصاب سے کم ہو گیا تو زکوٰۃ معاف ہو گئی اور وہ دیا ہوا صدقہ نافلہ ہو گیا۔

مسئلہ: کسی مال پر پورا سال گزر گیا لیکن ابھی زکوٰۃ نہیں نکالی تھی کہ سارا مال چوری ہو گیا یا کسی اور طرح سے جاتا رہا تو زکوٰۃ بھی معاف ہو گئی۔ اگر خود اپنا مال کسی کو دے دیا اور کسی طرح اپنے اختیار سے ہلاک کر ڈالا تو جتنی زکوٰۃ واجب ہوئی تھی وہ معاف نہیں ہوئی۔ بلکہ دینا پڑے گی۔

مسئلہ: سال پورا ہونے کے بعد کسی نے اپنا سارا مال خیرات کر دیا تب بھی زکوٰۃ معاف ہو گئی۔

مسئلہ ۱۹: کسی کے پاس دو سو روپے تھے ایک سال کے بعد اس میں سے ایک سو چوری ہو گئے۔ یا ایک سو روپے خیرات کر دیئے تو ایک سو کی زکوٰۃ معاف ہو گئی فقط ایک سو کی زکوٰۃ دینا پڑے گی۔

مسئلہ ۲۰: کسی کے پاس آٹھ نو تولہ سونا تھا لیکن سال گزرنے سے پہلے جاتا رہا پورا سال نہیں گزرنے پایا زکوٰۃ واجب نہیں کسی کے پاس ساڑھے باون تولے چاندی کی قیمت ہے اور اتنے ہی روپوں کے وہ قرضدار ہیں تو بھی زکوٰۃ واجب نہیں۔

مسئلہ ۲۱: البتہ اگر اتنی مقدار سے کم ہو جو اوپر بیان ہوئی تو زکوٰۃ واجب نہ ہوگی۔ اگر کسی کے پاس صرف دو تولہ سونا ہو اس کے ساتھ روپے اور چاندی کچھ نہ ہو تو زکوٰۃ واجب نہ ہوگی۔

مسئلہ ۲۲: اور اگر سب ایک دفعہ کر کے نہ وصول ہو بلکہ تھوڑا تھوڑا کر کے ملے تو جب تک اتنی رقم وصول نہ ہو جو نرخ بازار سے ساڑھے باون تولے چاندی کی قیمت ہو تب تک زکوٰۃ واجب نہ ہے جب مذکورہ رقم وصول ہو تو سب برسوں کی زکوٰۃ دینا واجب ہے

زکوٰۃ دینے کا ذکر

مسئلہ: جب مال پر پورا سال گزر جاوے تو فوراً زکوٰۃ ادا کرے نیک کام میں دیر لگانا اچھا نہیں کہ شاید اچانک موت آ جاوے اور یہ مواخذہ اپنی گردن پر رہ جاوے اگر سال گزرنے پر زکوٰۃ ادا نہیں کی یہاں تک کہ دوسرا سال بھی گزر گیا تو گنہگار ہوئے اب بھی توبہ کر کے دونوں سال کی زکوٰۃ دے دے غرض عمر بھر میں کبھی نہ کبھی ضرور دے دے باقی نہ رکھے۔

مسئلہ: جتنا مال ہے اس کا چالیسواں حصہ زکوٰۃ میں دینا واجب ہے یعنی سو روپے میں ڈھائی روپے اور چالیس روپے میں ایک روپیہ۔

مسئلہ: جس وقت زکوٰۃ کا روپیہ کسی غریب کو دیوے اس وقت اپنے دل میں اتنا ضرور خیال کرے کہ میں زکوٰۃ دیتا ہوں۔ اگر یہ نیت نہیں کی یوں ہی دے دیا تو زکوٰۃ ادا نہیں ہوئی پھر سے دینا چاہیے۔ اور جتنا دیا ہے اس کا ثواب ملے گا۔

مسئلہ: اگر فقیر کو دیتے وقت یہ نیت نہیں کی تو جب تک وہ مال فقیر کے پاس رہے اس وقت تک یہ نیت کر لینا درست ہے اب نیت کر لینے سے بھی زکوٰۃ ہو جاوے گی۔ البتہ جب فقیر نے خرچ کر ڈالے تو اس وقت نیت کرنے کا اعتبار نہیں اب پھر سے زکوٰۃ دیوے۔

مسئلہ: کسی نے زکوٰۃ کی نیت سے دو روپے نکال کر الگ رکھ لیے کہ جب کوئی مستحق ملے گا اس کو دے دوں گا پھر جب فقیر کو دیدیا اس وقت زکوٰۃ کی نیت کرنا بھول گیا تو بھی زکوٰۃ ادا ہو گئی۔ البتہ اگر زکوٰۃ کی نیت سے نکال کر الگ نہ رکھتے تو ادا نہ ہوتی۔

مسئلہ: کسی نے زکوٰۃ کے روپے نکالے تو اختیار ہے چاہے ایک ہی کو سب دیدے یا تھوڑا تھوڑا کر کے کئی غریبوں کو دیوے اور چاہے اسی دن سب دیدے یا تھوڑے تھوڑے کر کے کئی مہینے میں دیوے۔

مسئلہ: بہتر یہ ہے کہ ایک غریب کو کم سے کم اتنا دے کہ اس دن کے لیے کافی ہو جاوے کسی اور سے مانگنا نہ پڑے۔

مسئلہ: ایک ہی فقیر کو اتنا مال دے دینا جتنے مال کے ہونے سے زکوٰۃ واجب ہوتی ہے مکروہ ہے لیکن اگر دے دیا تو زکوٰۃ ادا ہو گئی اور اس سے کم دینا جائز ہے مکروہ بھی نہیں۔

مسئلہ: کوئی اگر قرض مانگنے آئے اور یہ معلوم ہے کہ وہ اتنا تنگدست اور مفلس ہے کہ کبھی ادا نہ کر سکے گا یا ایسا نادہند ہے کہ قرض لے کر کبھی ادا نہیں کرتی یا کرتے اس کو قرض کے نام سے زکوٰۃ کا روپیہ دیدیا اور اپنے دل میں سوچ لیا کہ میں زکوٰۃ دیتا ہوں تو زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ اگرچہ وہ اپنے دل میں یہی سمجھے کہ مجھے قرض دیا ہے۔

مسئلہ: اگر کسی کو انعام کے نام سے کچھ دیا مگر دل میں یہی نیت ہے کہ میں زکوٰۃ دیتا ہوں تب بھی زکوٰۃ ادا ہو جائیگی۔

مسئلہ: کسی غریب آدمی پر تمہارے دس روپے قرض ہیں اور تمہارے مال کی زکوٰۃ بھی دس روپے یا اس سے زیادہ ہے اس کو اپنا قرض زکوٰۃ کی نیت سے معاف کر دیا تو زکوٰۃ ادا نہیں ہوئی البتہ اس کو دس روپے زکوٰۃ کی نیت سے دے دو تو زکوٰۃ ادا ہو گئی اب یہی روپے اپنے قرض میں اس سے لے لینا درست ہے۔

مسئلہ: کسی کے پاس چاندی کا اتنا زیور ہے کہ حساب سے تین تولہ چاندی زکوٰۃ کی ہوتی ہے اور بازار میں تین تولے چاندی دو روپے کی بکتی ہے تو زکوٰۃ میں دو روپے چاندی کے دینا درست نہیں کیونکہ دو روپے کا وزن تین تولہ نہیں ہوتا اور چاندی کی زکوٰۃ میں جب چاندی دی جاوے تو وزن کا اعتبار ہوتا ہے قیمت کا اعتبار نہیں ہوتا ہاں اس صورت میں اگر دو روپے کا سونا خرید کر کے دے دیا یا دو روپے گلٹ کے یا دو روپے کے پیسے یا دو روپے کی گلٹ کی ریزگاری یا دو روپے کا کپڑا یا اور کوئی چیز دے دی یا خود تین تولہ چاندی دے دے تو درست ہے زکوٰۃ ادا ہو جاویگی۔

مسئلہ: زکوٰۃ کا روپیہ خود نہیں دیا بلکہ کسی اور کو دے دیا کہ تم کسی کو دے دینا یہ بھی جائز ہے۔ اب وہ شخص دیتے وقت اگر زکوٰۃ کی نیت نہ بھی کرے تب بھی زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔

مسئلہ: کسی غریب کو دینے کے لیے تم نے دو روپے کسی کو دیئے لیکن اس نے بعینہٖ وہی دو روپے فقیر کو نہیں دیئے جو تم نے دیئے تھے بلکہ اپنے پاس سے دو روپے تمہاری طرف سے دیدیئے اور خیال کیا کہ وہ روپے میں لے لوں گا تب بھی زکوٰۃ ادا ہو گئی بشرطیکہ تمہارے روپے اس کے پاس موجود ہوں اور اب وہ شخص اپنے دو روپے کے بدلے میں تمہارے وہ دونوں روپے لے لیوے البتہ اگر تمہارے دیئے ہوئے روپے اس نے پہلے خرچ کر ڈالے اس کے بعد اپنے روپے غریب کو دیئے تو زکوٰۃ ادا نہیں ہوئی یا تمہارے روپے اس کے پاس رکھے تو ہیں لیکن اپنے روپے دیتے وقت یہ نیت نہ تھی کہ میں وہ روپے لے لوں گا تب بھی زکوٰۃ ادا نہیں ہوئی اب وہ دونوں روپے پھر زکوٰۃ میں دیوے۔

مسئلہ: اگر تم نے روپے نہیں دیئے لیکن اتنا کہہ دیا کہ تم ہماری طرف سے زکوٰۃ دے دینا اس پر اس نے تمہاری طرف سے زکوٰۃ دیدی تو ادا ہو گئی اور جتنا اس نے تمہاری طرف سے دیا ہے اب تم سے لے لیوے۔

مسئلہ: اگر تم نے روپے نہیں دیئے اور کسی کو تم نے کچھ کہا بھی نہیں ہے تو اس نے بلا اجازت تمہاری طرف سے زکوٰۃ دے دی تو زکوٰۃ ادا نہیں ہوئی اب اگر تم منظور بھی کر لو تب بھی درست نہیں اور جتنا تمہاری طرف سے دیا ہے تم سے وصول کرنے کا مستحق نہیں ہوگا۔

مسئلہ: تم نے ایک شخص کو اپنی زکوٰۃ دینے کے لیے دو روپے دیئے تو اس کو اختیار ہے چاہے خود کسی غریب کو دیدے یا کسی اور کے سپرد کر دے کہ تم یہ روپیہ زکوٰۃ میں دے دینا اور نام کا بتلانا ضروری نہیں ہے کہ فلاں کی طرف سے یہ زکوٰۃ دیتا ہے اور وہ شخص وہ روپیہ اگر اپنے کسی رشتہ دار یا ماں باپ کو غریب دیکھ کر دے دے تو بھی درست ہے۔ لیکن اگر وہ خود غریب ہو تو آپ ہی لے لینا درست نہیں البتہ اگر تم نے یہ کہدیا ہو کہ جو چاہے کرو اور جسے چاہے دیدو تو آپ بھی لے لینا درست ہے۔

جن لوگوں کو زکوٰۃ دینا جائز ہے

مسئلہ: جس کے پاس ساڑھے باون تولہ چاندی یا ساڑھے سات تولہ سونا یا اتنی ہی قیمت کا سوداگری کا مال ہو شریعت میں مالدار کہتے ہیں ایسے شخص کو زکوٰۃ کا پیسہ دینا درست نہیں اور اس کو زکوٰۃ کا پیسہ لینا اور کھانا بھی حلال نہیں اور جس کے پاس اتنی ہی قیمت کا مال ہو ضرورت سے زائد وہ بھی مالدار ہے اگرچہ خود اس قسم کے مالدار پر زکوٰۃ بھی واجب نہیں تو ایسے شخص کو زکوٰۃ دینا درست نہیں ہے۔

مسئلہ: اور جس کے پاس اتنا مال نہیں بلکہ تھوڑا مال ہے یا کچھ بھی نہیں یعنی ایک دن کے گزارہ کے موافق بھی نہیں اس کو غریب کہتے ہیں ایسے لوگوں کو زکوٰۃ کا پیسہ دینا درست ہے اور ان لوگوں کو لینا بھی درست ہے۔

مسئلہ: بڑی بڑی دیگیں اور بڑے بڑے فرش فروش اور شامیانے جن کی برسوں میں ایک آدھ دفعہ کہیں شادی بیاہ میں ضرورت پڑتی ہے اور روز مرہ کی ضرورت نہیں ہوتی وہ ضروری اسباب میں داخل نہیں۔

مسئلہ: رہنے کا گھر اور پہننے کے کپڑے اور کام کاج

کے لیے نوکر چاکر اور گھر کی گھرستی جو اکثر کام میں رہتی ہے یہ سب ضروری اسباب میں داخل ہیں اس کے ہونے سے مالدار نہیں ہوگی چاہے جتنی قیمت کی ہو اس لیے اس کو زکوٰۃ کا پیسہ دینا درست ہے اسی طرح پڑھے ہوئے آدمی کے پاس اس کی سمجھ اور برتاؤ کی کتابیں بھی ضرورت کے اسباب میں داخل ہیں۔

مسئلہ: کسی کے پاس دس پانچ مکان ہیں جن کو کرایہ پر چلاتا ہے اور اس کی آمدنی سے گزر کرتا ہے یا ایک آدھ گاؤں ہے جس کی آمدنی آتی ہے لیکن بال بچے اور گھر میں کھانے پینے والے لوگ اتنے زیادہ ہیں کہ اچھی طرح بسر نہیں ہوتی اور تنگی رہتی ہو اور اس کے پاس کوئی ایسا مال بھی نہیں جس سے زکوٰۃ واجب ہو تو ایسے شخص کو بھی زکوٰۃ کا پیسہ دینا درست ہے

مسئلہ: کسی کے پاس ہزار روپے نقد موجود ہے لیکن وہ پورے ہزار روپے کا یا اس سے بھی زائد کا قرضدار ہے تو اس کو بھی زکوٰۃ کا پیسہ دینا درست ہے اور اگر قرض ہزار روپے سے کم ہو تو دیکھو قرضہ دے کر کتنے روپے بچتے ہیں اگر اتنے بچیں جتنے میں زکوٰۃ واجب ہوتی ہے تو اس کو زکوٰۃ کا پیسہ دینا درست نہیں۔ اور اگر اس سے کم بچیں تو دینا درست ہے۔

مسئلہ: ایک شخص اپنے گھر کا بڑا مالدار ہے لیکن کہیں سفر میں ایسا اتفاق ہوا کہ اس کے پاس کچھ خرچ نہیں رہا سارا مال چوری ہوگیا یا اور کوئی وجہ ایسی ہوئی کہ اب گھر تک پہنچنے بھر کا بھی خرچ نہیں ہے ایسے شخص کو بھی زکوٰۃ کا پیسہ دینا درست ہے ایسے ہی اگر حاجی کے پاس راستے میں خرچ نمٹ گیا اور اس کے گھر میں بہت مال دولت ہے اس کو بھی دینا درست ہے۔

مسئلہ: زکوٰۃ کے پیسے سے مسجد بنوانا یا کسی لاوارث مردہ کا گور وکفن کردینا یا مردے کی طرف سے اس کا قرضہ ادا کردینا یا کسی اور نیک کام میں لگا دینا درست نہیں جب تک کسی مستحق کو نہ دیا تو زکوٰۃ ادا نہ ہوگی۔

مسئلہ[۹]: زکوٰۃ کا پیسہ کسی کافر کو دینا درست نہیں مسلمان ہی کو دیوے اور زکوٰۃ اور عشر اور صدقہ فطر اور نذر اور کفارہ کے سوا اور خیرات کافر کو بھی دینا درست ہے۔

مسئلہ: اپنی زکوٰۃ کا پیسہ اپنے ماں باپ دادا دادی نانا نانی پردادا وغیرہ جن لوگوں سے یہ پیدا ہوتی ہے ان کو دینا درست نہیں ہے اسی طرح اپنی اولاد اور پوتے پرپوتے نواسے وغیرہ جو لوگ اس کی اولاد میں داخل ہیں ان کو بھی دینا درست نہیں ایسے ہی بی بی اپنے میاں کو اور میاں بی بی کو زکوٰۃ نہیں دے سکتے۔

مسئلہ: ان رشتہ داروں کے سوا سب کو زکوٰۃ دینا درست ہے جیسے بھائی بہن بھتیجی بھانجی چچا پھوپھی خالہ، ماموں سوتیلی ماں سوتیلا باپ سوتیلا دادا ساس خسر وغیرہ سب کو دینا درست ہے

مسئلہ: نابالغ لڑکے کا باپ اگر مالدار ہے تو اس کو زکوٰۃ دینا درست نہیں اور اگر لڑکا لڑکی بالغ ہوگئے اور خود وہ مالدار نہیں لیکن ان کا باپ مالدار ہے تو ان کو دینا درست ہے۔

مسئلہ[۱۲]: اگر چھوٹے بچے کا باپ مالدار نہیں لیکن ماں مالدار ہے تو اس بچے کو زکوٰۃ کا پیسہ دینا درست ہے

(۱۴) سیدوں کو علویوں کو اسی طرح حضرت عباس کی یا حضرت جعفر کی یا حضرت عقیل یا حضرت حارث بن عبدالمطلب کی اولاد میں ہوں ان کو زکوٰۃ کا پیسہ دینا درست نہیں۔ اسی طرح جو صدقہ شریعت سے واجب ہو اس کا دینا بھی درست نہیں جیسے نذر کفارہ عشر صدقہ فطر اور اس کے سوا اور کسی صدقہ خیرات کا دینا درست ہے۔

(۱۵) گھر کے نوکر چاکر خدمت گار ماما دائی کھلائی وغیرہ کو بھی زکوٰۃ کا پیسہ دینا درست ہے لیکن ان کو تنخواہ میں نہ حساب کرے بلکہ تنخواہ سے زائد بطور انعام اکرام کے دیدے اور دل میں زکوٰۃ دینے کی نیت رکھے تو درست ہے۔

(۱۶) جس لڑکے کو تم نے دودھ پلایا ہے اس کو اور جس نے بچپن میں تم کو دودھ پلایا ہے اس کو بھی زکوٰۃ کا پیسہ دینا درست ہے۔

(۱۷) ایک عورت کا مہر ہزار روپیہ ہے لیکن مہر دیا نہیں یا اس کا شوہر بہت غریب ہے تو اس کو زکوٰۃ کا پیسہ دینا درست ہے۔ اور اگر اس کا شوہر امیر ہے لیکن مہر دیتا نہیں یا اس نے اپنا مہر معاف کردیا تو بھی زکوٰۃ کا پیسہ دینا درست ہے اور اگر یہ امید ہے کہ جب مانگوں گی وہ ادا کرے گا، کچھ تامل نہ کرے گا، تو ایسی عورت کو زکوٰۃ کا پیسہ دینا درست نہیں۔

(۱۸) ایک شخص کو مستحق سمجھ کر زکوٰۃ دے دی پھر معلوم ہوا کہ وہ تو مالدار ہے یا سید ہے یا اندھیاری کی رات میں کسی کو دے دیا پھر معلوم ہوا کہ وہ تو میری ماں تھی یا میری لڑکی تھی یا اور کوئی ایسا رشتہ دار ہے۔ جس کو زکوٰۃ دینا درست نہیں تو ان سب صورتوں میں زکوٰۃ ادا ہوگئی دوبارہ ادا کرنا واجب نہیں لیکن لینے والے کو اگر معلوم ہوجاوے کہ یہ زکوٰۃ کا پیسہ ہے اور میں زکوٰۃ لینے کا مستحق نہیں ہوں تو نہ لیوے اور پھیر دیوے اور اگر دینے کے بعد معلوم ہو کہ جس کو دیا ہے وہ کافر ہے تو زکوٰۃ ادا پھر کرنی ہوگی۔

(۱۹) اگر کسی پر شبہ ہو کہ معلوم نہیں مالدار ہے یا محتاج ہے تو جب تک تحقیق نہ ہو جاوے اس کو زکوٰۃ نہ دیوے اگر بے تحقیق کئے دے دیا تو دیکھو دل زیادہ کدھر جاتا ہے اگر دل یہ گواہی دیتا ہے کہ وہ فقیر ہے تو زکوٰۃ ادا ہوگئی اور اگر دل یہ کہے کہ وہ مالدار ہے تو زکوٰۃ ادا نہیں ہوئی پھر سے دیوے لیکن اگر دینے کے بعد معلوم ہو جاوے کہ وہ غریب ہی ہے تو پھر سے نہ دے زکوٰۃ ادا ہوگئی

(۲۰) زکوٰۃ کے دینے میں اور زکوٰۃ کے سوا اور صدقہ خیرات میں سب سے زیادہ اپنے رشتہ ناتے کے لوگوں کا خیال رکھو کہ پہلے ان ہی لوگوں کو دو لیکن ان سے یہ نہ بتاؤ کہ یہ زکوٰۃ یا صدقہ اور خیرات کی چیز ہے تاکہ وہ برا نہ مانیں حدیث شریف میں آتا ہے کہ قرابت والوں کو خیرات دینے سے دہرا ثواب ملتا ہے ایک تو خیرات کا دوسرا اپنے عزیزوں کے ساتھ سلوک و احسان کرنے کا پھر جو کچھ ان سے بچے وہ اور لوگوں کو دو۔

(۲۱) ایک شہر کی زکوٰۃ دوسرے شہر میں بھیجنا مکروہ ہے ہاں اگر دوسرے شہر میں اس کے رشتہ دار رہتے ہوں ان کو بھیج دیا یا یہاں والوں کے اعتبار سے وہاں کے لوگ زیادہ محتاج ہیں یا وہ لوگ دین کے کام میں لگے ہیں ان کو بھیج دیا تو مکروہ نہیں کہ طالب علموں اور دیندار عالموں کو دینا بڑا ثواب ہے۔

عشری زمین کی زکوٰۃ کی وضاحت ہے۔

(۱) مسلمانوں نے کافروں کا شہر لڑ کر اپنے قبضہ میں کر لیا اور وہاں دین اسلام پھیلایا اور بادشاہ نے کافروں کی تمام زمین مسلمانوں کو بانٹ دی تو ایسی زمین شرع میں عشری کہتے ہیں اور کافر مسلمان ہو جائے تب بھی وہ ساری زمین عشری کہلاوے گی اور ملک عرب کی زمین بھی عشری ہے۔

(۲) اگر کسی کے باپ دادا سے اسی طرح برابر چلی آتی ہو یا اس کو کسی مسلمان نے خریدی ہو، جس کے پاس اسی طرح چلی آتی ہو تو اس کی پیداوار میں زکوٰۃ واجب ہے اس کا طریقہ یہ ہے کہ صرف بارش کے پانی سے پیدا ہوگی یا ندی اور دریا کے کنارے پر ترائی میں کوئی چیز بوئی اور بے سینچے پیدا ہوگئی تو ایسے کھیت میں جتنا پیدا ہوا ہے اس کا دسواں حصہ خیرات کر دینا واجب ہے یعنی دس من میں ایک من اور بیس سیر میں ایک سیر اور کھیت پر چلا کر کے یا کسی اور طریقہ سے سینچا ہے تو پیداوار کا بیسواں حصہ خیرات کرے یعنی ۲۰ من میں ایک من اور بیس سیر میں ایک سیر اور یہی حکم ایسی زمین میں کتنی ہی تھوڑی چیز پیدا ہوئی ہو ہر حال یہ صدقہ خیرات کرنا واجب ہے۔ کم اور زیادہ ہونے میں کچھ فرق نہیں ہے

(۳) اناج، ساگ، ترکاری، میوہ، پھل، پھول وغیرہ جو کچھ پیدا ہو سب کا یہی حکم ہے۔

(۴) عشری زمین یا پہاڑ یا جنگل سے اگر شہد نکالا تو اس میں بھی یہ صدقہ واجب ہے۔

(۵) کسی نے اپنے گھر کے اندر کوئی درخت لگایا یا کوئی چیز ترکاری کی قسم سے یا اور کچھ بویا اور اس میں پھل آیا تو اس میں یہ صدقہ واجب نہ ہے

(۶) اگر عشری زمین کوئی کافر خرید لے تو وہ عشری نہیں رہتی پھر اگر اس سے مسلمان بھی خرید لے یا کسی اور طور پر اس کو مل جائے تب بھی وہ عشری نہ ہوگی۔

(۷) یہ بات کہ یہ دسواں یا بیسواں حصہ کس کے ذمہ ہے یعنی زمین کے مالک پر ہے یا پیداوار کے مالک پر ہے اس میں بڑا عالموں کا اختلاف ہے مگر ہم آسانی کے واسطے یہی بتلایا کرتے ہیں کہ پیداوار والے کے ذمہ۔ سو اگر کھیت ٹھیکہ پر ہو خواہ نقد پہ یا غلہ پر تو کسان کے ذمہ ہوگا، اور اگر کھیت بٹائی پر ہو تو زمین دار اور کسان دونوں اپنے اپنے حصہ کا دیں۔

●●

تحریر۔ انیس احمد صاحب

موت کی یاد انسان کو اس دنیا میں کھونے نہیں دیتی

ہم موت سے کیا سبق لیتے ہیں ؟

اے موت سے غافل انسان قرآن کا مطالعہ کر دیکھ وہ کس طرح تجھے جھنجھوڑتا ہے

آج کے اس ترقی یافتہ اور سائنٹفک دور میں انسان جن دنیاوی لذات و مادی آسائشوں کی طرف جس تیزی سے دوڑ رہا ہے' اسی تیزی سے وہ اتفاقی حادثات' ناگہانی عذاب اور بری موت کا شکار ہو رہا ہے۔ ایک مومن و مسلم کے لئے اس میں بڑی عبرت و نصیحت پنہاں ہے۔ ہادی برحق' رہبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم نے امت مسلمہ کو یہ تعلیم دی کہ وہ ہر آن و ہر لحہ ان مہلکات سے پناہ مانگے' اپنی حفاظت کے لئے ہر دم خالق کائنات و احکم الحاکمین سے دست بدعا رہے اور موت سے پہلے آخرت کی تیاری کرے۔

ہماری زندگی کے دو حصے ہیں۔ ایک دنیاوی' دوسرا اخروی۔ ایک مسلمان کی دنیاوی زندگی ایک "دار العمل" ہے جسے "الدنیا مزرعۃ الآخرۃ" کہتے ہیں۔ اس میں وہ آزاد اور شتر بے مہار کی طرح نہیں بلکہ ایک کھونٹے سے بندھے ہوئے گھوڑے کی طرح ہے کہ جہاں تک اس کی رسی اسے جانے کی اجازت دیتی ہے وہ وہیں تک جا سکتا ہے۔ اس دنیا میں وہ ہر آن نیکی پر چلتا اور برائی سے بچتا ہے۔ اس کے بعد اس کی موت اخروی زندگی ہے جسے "دار الجزاء" کہتے ہیں۔ اس دنیا میں اس نے جو بویا تھا وہی آخرت میں کاٹے گا۔ یعنی دنیا میں جس نے جیسا عمل کیا' اس دن اسے ویسا ہی بدلہ دیا جائے گا۔

ایک باشعور اور سچے مسلمان کا عقیدہ ہے کہ ایک دن ایسا آنے والا ہے جبکہ یہ عارضی دنیا فنا ہو جائے گی' آسمان پھٹ جائے گا' سورج' چاند اور ستارے بے نور ہو جائیں گے' زمین اور اس کے اوپر بسنے والے ہلاک کر دیئے جائیں گے' خالق کائنات کے سوا کوئی اور چیز باقی نہ رہے گی۔ پھر جس اللہ نے اسے پہلی دفعہ پیدا کیا تھا وہی دوبارہ زندہ کر کے حساب لے گا اور اس دن ذرہ برابر نیکی ہو یا بدی پوشیدہ نہ رہ سکے گی۔ وہاں اللہ کی ذات اور صفات پر ایمان لانے والے صالح بندوں کو بہتر بدلہ دیا جائے گا اور جو خدا اور رسول' اور روز آخرت کا انکار کرنے والے ہیں انہیں اپنی بد اعمالیوں کی پوری پوری سزا بھگتنی پڑے گی۔

فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ ○ ومن یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہ ○ (الزلزال) (جو شخص دنیا میں ذرہ برابر نیکی کرے گا وہ (وہاں) دیکھ لے گا اور جو شخص ذرہ برابر بدی کرے گا وہ اس کو دیکھ لے گا۔)

اسلام کا یہ آخری اور بنیادی عقیدہ ہے' جس پر دنیاوی زندگی کا انحصار ہے۔ یہ ایمان باللہ و ایمان بالرسالت جیسے دوسرے عقائد کی روح کی حیثیت رکھتا ہے۔ آخرت کے ایسے دن پر ایمان لائے بغیر کوئی شخص مومن نہیں ہو سکتا کیونکہ اگر قیامت اور اس کے جزا و سزا پر ایمان نہیں تو اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کا مطالبہ' رسولوں اور پیغمبروں کا بھیجنا' کتابوں کا نازل کرنا' فرشتوں پر ایمان لانے کی تاکید کرنا سب فضول ہو کر رہ جائے گا۔ پھر آخرت کے عذاب و ثواب کا تصور ختم ہوتے ہی نہ کسی میں احسان و سلوک اور نیکی و بھلائی کا سچا جذبہ پیدا ہوگا۔ نہ برائیوں اور بدعنوانیوں کے کرنے سے کسی قسم کا خوف لاحق ہو سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن نے عقیدہ آخرت کو جگہ جگہ زوردار الفاظ میں بدلائل ثابت کیا ہے۔ طوالت کے خوف سے یہاں چند آیتوں کا ترجمہ نقل کیا جاتا ہے۔

"اللہ کے سوا دوسرا کوئی معبود نہیں بلاشبہ وہ تمہیں قیامت کے دن ضرور جمع کرے گا۔"

(سورۃ نساء)

"کیا حال ہوگا جب ہم قیامت کے دن اکٹھا کریں گے

جس کے واقع ہونے میں ذرہ برابر شک نہیں۔ پھر ہر انسان کو اپنے کئے کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا اور ان پر کسی قسم کا ظلم نہ ہوگا۔"

(آل عمران)

اس قسم کی آیات سے قرآن بھرا ہوا ہے، یوں عقلاً بھی اللہ کی حاکمیت، اس کے عدل و انصاف اور رحم و کرم کا تقاضا یہی ہے کہ کافر و مومن، نیک و بد اور ظالم و مظلوم کو ایک ہی میزان پر نہ تولا جائے بلکہ ہر ایک کے ساتھ وہی برتاؤ کیا جائے جس کا وہ مستحق ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ۔

"جب مومن کی موت حاضر ہو رہی ہے تو رحمت کے فرشتے ایک خوشبودار ریشم کا سفید کپڑا لے کر آتے ہیں اور کہتے ہیں اے پاک نفس! تو آرام اور خوشبو میں اپنے راضی ہونے والے رب کی طرف خوشی خوشی نکل۔ پس وہ مشک سے زیادہ خوشبو دیتے ہوئے بہنے والے پانی کے قطرے کی طرح نکل پڑتی ہے۔ یہاں تک کہ فرشتے اسے اسی پاکیزہ کپڑے میں لپیٹ کر ہاتھوں میں ہاتھ لئے ہوئے آسمان کی طرف چڑھتے ہیں اور جس آسمان پر پہنچتے ہیں وہاں کے تمام فرشتے اس مبارک روح کو دوسرے آسمان تک پہنچانے میں شریک ہو جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ ساتویں آسمان کے اوپر اعلیٰ علیین جہاں مومنین کی روحیں آرام فرماتی ہیں۔ عزت کے ساتھ پہنچا دیتے ہیں وہاں تمام روحیں مل کر بڑی خوشیاں مناتی ہیں۔

اس کے برعکس جب خدا کی ذات و صفات یا اس کے وجود کا انکار کرنے والے کی موت واقع ہو جاتی ہے تو عذاب کے فرشتے ایک بدبودار ٹاٹ لے کر آتے ہیں اور کہتے ہیں اے خبیث نفس! نکل، اللہ کے عذاب کی طرف، ناراضی و ناخوشی کی حالت میں۔ پس وہ ناپاک روح، سڑے مردار سے زیادہ بدبو کرتی ہوئی بمشکل نکلتی ہے۔ یہاں تک کہ اس بدبودار ٹاٹ میں لپیٹ کر آسمان کی طرف لے جاتے ہیں۔ لیکن اس کا دروازہ نہیں کھولا جاتا اور تمام فرشتے اس پر لعنت بھیجتے ہوئے وہیں سے زمین پر گرا دیتے ہیں۔ پھر ساتویں زمین کے نیچے سجین میں کافروں کی روح کے ساتھ مقید کردی جاتی ہے۔"

(احمد و نسائی)

اس حدیث سے یہ ثابت ہوا کہ مرنے والا شخص نیک اور خدا اور رسول کا فرمانبردار، متقی اور پرہیزگار تھا، اس کی روح علیین میں پہنچا دی جاتی ہے ورنہ اگر وہ محض نفس و خواہشات کا بندہ تھا اور حلال و حرام اور جائز و ناجائز کی پرواہ کئے بغیر شتر بے مہار کی طرح زندگی بسر کرتا ہوا اس دنیا سے رخصت ہوا تو اس کا ٹھکانہ "سجین" ہے۔ جس کی وضاحت اس سے قبل کردی گئی ہے۔

"علیین" علو سے ماخوذ ہے۔ علو کے معنی بلندی کے ہیں، ہر وہ چیز جو بلند اور اونچی، عظیم الشان اور کشادہ ہوتی ہے۔ قرآن نے سوال کیا۔

"تمہیں کیا خبر ہے کہ علیین کیا ہے، وہ نیک لوگوں کا دفتر ہے جس میں مقرب فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔"

(المطففین-۱۹)

"حضرت کعبؓ سے "علیین" کے بارے میں دریافت کیا گیا تو فرمایا کہ وہ ساتواں آسمان ہے، مومنین کی روحیں اسی میں رہتی ہیں۔ حضرت عباسؓ فرماتے ہیں "علیین" جنت میں ایک مقام ہے۔ قتادہؓ کا قول ہے "علیین" عرش کے نیچے داہنی طرف ایک جگہ ہے اور بعض دوسرے حضرات نے کہا کہ "علیین" تو "سدرۃ المنتہیٰ" کے پاس ایک مقام ہے۔"

(ابن کثیر)

ایک اور حدیث میں پوری تفصیل کے ساتھ مذکور ہے کہ۔

"مردہ جب قبر میں داخل کیا جاتا ہے تو منکر و نکیر دو فرشتے ڈراؤنی شکل، کالے رنگ اور نیلی آنکھوں والے اس کے پاس آتے ہیں اور اس کے جسم میں روح ڈال کر اسے بٹھا دیتے ہیں اس کے بعد میت اگر مومن ہے تو منکر، ورنہ نکیر سوال کرتا ہے "من ربک" "تیرا رب کون ہے؟ مومن کہتا ہے میرا رب اللہ ہے اور کافر کہتا ہے ھاھا لاادری ہائے افسوس میں کچھ نہیں جانتا۔ پھر سوال کرتا ہے "تیرا دین کیا ہے؟" مومن جواب دیتا ہے میرا دین اسلام ہے اور کافر کہتا ہے ہائے افسوس میں کچھ نہیں جانتا۔ پھر سوال کرتا ہے "تیرا نبی کون ہے؟" مومن جواب دیتا ہے میرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور کافر کہتا ہے ہائے افسوس! میں نہیں جانتا۔ پھر مومن کے لئے اس کی حد نظر تک کشادہ و منور کردی جاتی ہے، جنت کا فرش بچھا دیا جاتا ہے، جنت کا لباس پہنا دیا جاتا ہے اور جنت کی طرف دروازہ کھول دیا جاتا ہے۔ جس سے قیامت تک جنت کی ہوا اور خوشبو پہنچتی رہتی ہے۔ پھر کہا جاتا ہے کہ سوجا، وہ عرض کرتا ہے کہ میں اپنے گھر والوں کی طرف چلا جاؤں اور ان کو اپنے آرام و آسائش کی خبر کردوں۔ فرشتے جواب دیتے ہیں یہیں سو جا۔ ایسی دلہن کی طرح جس کو اس کے محبوب کے سوا کوئی جگا نہیں سکتا۔ پھر وہ اسی عیش و نعمت میں سو جائے گا یہاں تک کہ قیامت کے دن اللہ عزوجل اس کو دوبارہ زندہ کرکے اٹھائے گا لیکن کافر کے لئے اس کی قبر میں جہنم کی آگ بچھا دی جاتی ہے اور اسی کا لباس پہنا دیا جاتا ہے اور ایک دروازہ جہنم کی طرف کھول دیا جاتا ہے۔ جس سے اس کی گرمی و حرارت پہنچتی رہتی ہے اور بھی قسم قسم عذاب میں مبتلا کردیا جاتا ہے۔ چنانچہ قبر تنگ ہو کر اس طرح دباتی ہے کہ ادھر کی پسلی ادھر ہو جاتی ہے اور اندھے و بہرے فرشتے اس پر عذاب کے لئے مسلط کردیئے جاتے ہیں۔ اس کے پاس لوہے کا ہتھوڑا ہوتا ہے اگر پہاڑ پر مار دیا جائے تو ریزہ ریزہ ہو کر مٹی بن جائے۔ اسی ہتھوڑے سے اس کو بار بار زندہ کرکے مارتے رہتے ہیں۔ جس کی آواز جنوں اور انسانوں کے علاوہ تمام مخلوق سنتی ہے۔"

(احمد، ترمذی، ابوداؤد وغیرہ)

اب ایک طرف قرآن و حدیث کو سامنے رکھو اور موجودہ انسانوں کی زندگیوں کا جائزہ لو۔ آج یہ موت سے کس قدر غافل اور آخرت سے کتنے بے خوف و نڈر ہوتے جارہے ہیں اور اس فانی دنیا پر کس قدر دھوکا کھا رہے ہیں۔ ایسے ہی بے خبر انسانوں کے لئے یہ حدیث ایک تازیانہ ہے۔ جس میں فرمایا۔

"ہم دنیا پر ایسا دھوکا کھا رہے ہیں گویا موت غیر کے لئے لکھی گئی ہے، یعنی ہم مرنے والے ہی نہیں۔"

(حدیث)

"تم خوب جان لو کہ آخرت کے مقابلہ میں دنیا کی زندگی محض کھیل تماشا اور بظاہر ایک زینت اور باہم ایک دوسرے پر فخر کرنا اور اموال اور اولاد میں ایک دوسرے سے اپنے کو زیادہ بتلانا ہے۔"

(سورۃ الحدید)

اے موت سے غافل انسان، قرآن کا مطالعہ کر، دیکھ وہ کس طرح تجھے جھنجوڑتا ہے۔ جب تک تو قرآن کو معنی و مطالب کے ساتھ نہیں پڑھے گا۔ اس دنیا کے غلط تصورات سے نہیں نکل سکتا لہٰذا موت کو کثرت سے یاد کرو اور تلاوت کو اپنا معلوم بناؤ۔

"حضرت عبداللہؓ بن عمرؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ دلوں پر زنگ لگ جاتا ہے، جس طرح لوہے کو اگر پانی لگ جائے تو اس پر زنگ آجاتا ہے۔ آپؐ سے سوال کیا گیا کہ دلوں کو اگر زنگ لگ جائے تو اس کو صیقل کیسے کیا جائے؟ آپؐ نے جواب دیا کہ اس کے دو ذریعے ہیں، موت کو کثرت سے یاد کرنا اور قرآن کو پڑھنا۔"

(مشکوٰۃ)

دل کا زنگ آلود ہونا یہ ہے کہ وہ دنیا میں گم ہو جائے۔ اس پر دنیا کی محبت اس طرح چھا جائے کہ وہ دنیا کے علاوہ اور کچھ نہ دیکھ سکے۔ وہ اس حقیقت کو بھول جائے کہ موجودہ زندگی، آخری زندگی نہیں ہے۔ بلکہ موت کے بعد دوسری زندگی شروع ہونے والی ہے۔ جو انسان آنے والی زندگی کو فراموش کر جائے، دنیا اس کا مطمح نظر بن جائے گی اس کی ساری جدوجہد دنیا کے لئے وقف ہو جائے گی وہ دنیا کے لئے جئے گا اور دنیا کے لئے مرے گا۔ وہ دنیا کی تمنا لئے سوئے گا اور جب اٹھے گا تو اس کے ذہن پر دنیا کی فکر سوار ہوگی۔ جس شخص کا یہ حال ہو جائے قرآن کی نگاہ میں اس کا دل مرچکا، اس کے اندر حق کی چمک باقی نہیں رہی، وہ دنیا کا بندہ ہے، اس کا علاج یہ ہے کہ آدمی موت کو بار بار

باقی ص ۲۳ پر

تحریر۔ مظفر احمد

اقوامِ عالم یہودیت کے شکنجے میں، اہم انکشافات

اسرائیل نے کرہ ارض پر جو جال پھینک رکھا ہے وہ دن بدن بڑا ہو رہا ہے اور پھیل رہا ہے

صیہونیت ایک نسل پرستی کی تحریک ہے جس کے پس پشت یہودی مذہب کی برتری اور یہودیوں کی دوسری اقوام پر فوقیت کا جذبہ کارفرما ہے۔ دین حق اسلام کے علاوہ دیگر مذاہب باطلہ بھی اپنے عقائد کے پھیلاؤ کے لئے دعوت و تبلیغ و نشر و اشاعت کا کام کرتے ہیں۔ لوگوں کو اپنے مذہب کی طرف راغب کرنے' انہیں اپنا ہم مذہب و ہم مسلک بنا کر عددی تعداد کو بڑھانا اور اپنے نظریات کی وسیع پیمانے پر ترویج و تبلیغ کرنے میں مصروف کار رہتے ہیں۔

اس کے لئے انہوں نے دعوتی و تبلیغی مراکز اور مشنریاں قائم کی ہوئی ہیں۔ اس سے چاہے عیسائی کلیساؤں کے راہب ہوں' یا گاؤ ماتا کے پجاری' مشرک ہندو پنڈت ہوں' بدھ مذہب کے سادھو ہوں یا مرتد قادیانیوں کے "خلیفہ" ہوں ـــــ سب ہی اپنے مذہب کو پھیلانے اور وسعت دینے کے لئے اپنے تئیں کوشاں رہتے ہیں۔

دوسرے الفاظ میں دین حق اسلام اور ادیان باطلہ "تبلیغی مذاہب" ہیں مگر ان کے برعکس یہودیت خالصتاً ایک نسلی برتری کا مذہب ہے۔ جس میں یہودی مفکرین نے ایسی فکری بنیادیں فراہم کی ہیں جس کے مطابق ساری دنیا پر حکمرانی تو یہودیوں کی ہو مگر یہودی صرف وہی ہو گا جو نسلاً "یہودی ہے یعنی جو یہودی کے گھر پیدا ہوا وہی یہودی ہونے کا حق رکھتا ہے۔ کسی دوسرے مذہب کا شخص یہودیت قبول کر کے یہودی قوم میں داخل نہیں ہو سکتا گویا کہ یہودیت ایک غیر تبلیغی مذہب ہے۔

پروفیسر غازی رابعہ اپنی کتاب "اسرائیلی حکمت عملی" میں یہودی افکار کا خلاصہ یوں بیان کرتی ہیں۔

۱۔ یہودی فکر کے تورات سے مستنبط اصول۔

۲۔ مفادات کے لئے سپر پاور پر انحصار۔

۳۔ عسکری قوت پیدا کر کے اپنی ذاتی قوت پہ انحصار کرنا۔

۴۔ یہودی مفادات کا تحفظ۔

۵۔ علاقہ میں جنگ اور عدم جنگ کی پالیسی کا نفاذ۔

یہودیوں نے یہ اصول تحریف شدہ اور خود نوشتہ "تورات" میں درج کئے ہیں۔ جو آدمی بھی تورات کا مطالعہ کرے گا یہ حقیقت اس پر واضح ہو جائے گی کہ تورات ایک قومی یادداشت ہے جس میں تمام انسانیت کے لئے نفرت' بغض و کراہت پائی جاتی ہے۔ تورات اپنی تحریف شدہ شکل میں (بشمول "تلمود") ہی یہودیوں کو فکری بنیادیں فراہم کرتی ہے۔ جس فکر کے تحت وہ دنیا کی مغلوب و مجبور اقوام کے ساتھ معاملہ کرتے ہیں۔

ان مقاصد کے حصول کے لئے تحریک صیہونیت کے علمبرداروں نے دوسرے مذاہب کے علماء' دانشوروں' صحافیوں' استادوں' پروفیسروں اور حکومتوں میں اپنے یہودی اسکالر داخل کر رہے ہیں جو ایک طرف حکومتی پالیسیوں پر براہ راست اثر انداز ہوتے ہیں اور دوسری طرف لوگوں کو ان کے نظریات سے بدظن کر کے انہیں گمراہ کرتے ہیں اور یوں بالواسطہ شعوری لاشعوری طور پر یہودیوں کے مقاصد کی تکمیل کے لئے مدد و معاون ثابت ہوتے ہیں لیکن ایک بات سب سے زیادہ قابل توجہ ہے کہ یہودیوں نے یورپی اقوام کے افراد' حکومتوں اور معیشت کو اپنے ہاتھ میں لینے کے لئے یہودی علماء (حاخام) کو عیسائی راہبوں کے بھیس میں کلیسا میں داخل کیا' سیاسی اور اقتصادی ماہرین کو پارلیمنٹ' سینیٹ اور دیگر اعلیٰ سطح کے حکومتی اداروں میں بھیجا۔ یوں ساری دنیا میں اپنی برتری اور فوقیت قائم کرنے کے لئے یہودی اپنی نسلی اقلیت ہونے کے باوجود دوسری اقوام کے حساس اداروں میں اثر و نفوذ پیدا کئے ہوئے ہیں اس کے لئے انہوں نے "فری میسن" "روٹری کلب" "تھیو فلاسفیکل سوسائٹیوں" اور ایسے دیگر خفیہ اور نام نہاد فلاحی اداروں کی بنیادیں رکھی ہوئی ہیں جس میں دوسری اقوام کے "دانشوروں" کو اپنے چنگل میں پھنسا کر ان کے سفلی جذبات کی تسکین کا سامان پیدا کرتے ہیں اور اپنے صیہونی مفادات کی تکمیل کرتے ہیں۔

یہودیوں کی اس نسل پرستی اور عالمی برتری کی فکر کے ثبوت کے لئے "ایک یہودی مصنف کا خط" اور زاہدی الفاتح کی کتاب "یہود" سے چند اقتباسات نقل کئے جاتے ہیں۔

دنیا کے عیسائیوں کے نام ایک یہودی مصنف کا کھلا خط

ایک یہودی مصنف (مارکس ایلی راواج) نے دنیا کے عیسائیوں کے نام ایک کھلا خط لکھا جو ۱۹۲۸ میں ایک امریکی مجلہ میں شائع ہوا۔ اس خط کے چند اقتباسات درج ذیل ہیں۔

عیسائیو' تمہیں یہودیوں پر غصہ اس لئے نہیں کہ انہوں نے مسیح (علیہ السلام) کو سولی پر چڑھایا بلکہ تمہارے غصے کا اصل سبب یہ ہے کہ یہودیوں نے حضرت مسیح کو جنم دیا۔

یہودیوں کے ساتھ تمہارا اصل جھگڑا یہ نہیں کہ انہوں نے عیسائیت تم پر تھوپ دی۔ پھر اس میں تعجب کی کون سی بات ہے کہ تم ہم سے دشمنی رکھتے ہو۔

تم ہم سے دشمنی کیوں نہ رکھو جب کہ ہم نے تمہاری ترقی کے راستے میں رکاوٹیں کھڑی کر دی ہیں۔ ہم نے تم پر ایسا دین اور ایسی کتاب مسلط کر دی جو دونوں تمہارے لئے اجنبی تھے۔ تم ان کو ہضم نہیں کر سکتے۔ ہم نے اس ذریعے سے تمہاری روحیں پراگندہ کر دیں' ہم نے تمہارے عزائم کو شل کر کے رکھ دیا اور ہم نے تمہاری زندگی کے راستے پیچیدہ کر دیئے۔

عیسائیو! تم ہمیں الزام دیتے ہو کہ ہم نے بالشویک انقلاب کی آگ بھڑکائی حالانکہ حقیقت تو یہ ہے کہ پال یہودی نے روما میں جس انقلاب کی آگ بھڑکائی تھی اس کے مقابلے میں تو یہ انقلاب بس ایک نقطے سے زیادہ نہیں۔

عیسائیو! تم یہودی اثر و نفوذ کے خلاف شور مچاتے رہتے ہو حالانکہ یہ یہودی نفوذ تو تمہارے گرجوں اور مدرسوں اور تمہارے قوانین اور تمہاری حکومتوں بلکہ تمہارے ذہنوں میں پیدا ہونے والے نظریات و خیالات کی

بنیاد ہے۔ جتنا تم سمجھتے ہو اس سے کمیت و کیفیت اور اثرات کے اعتبار سے کہیں بڑھ کر یہ یہودی نفوذ تمہارے اندر پایا جاتا ہے۔ ہم نے باہمی نفرت' ناامیدی اور پریشانی کے عناصر تمہاری انفرادی اور اجتماعی زندگیوں میں پوری طرح داخل کردیئے ہیں اور کسی کو خبر نہیں کہ ہم کب تک یہ کام کرتے رہیں گے۔

تم ہمیں تخریب کار' جنگ کے تاجر اور انقلاب اور تباہی کے سوداگر کہتے ہو۔ تمہاری یہ بات بالکل حقیقت ہے لیکن ایک بات مت بھولئے اور وہ یہ کہ ان جنگوں اور ان انقلابات نے ہمیں تم پر قابو پانے اور تمہیں مسخر کرنے میں مدد دی ہے اور تم پر غلبہ حاصل کرنے کے طریقے سمجھائے ہیں۔

عیسائیو! تمہیں یہودیوں پر غصہ ہے کہ انہوں نے فوجوں اور ہتھیاروں کے بغیر تمہارے ملکوں اور تمہارے جسموں پر قبضہ کرلیا لیکن تمہیں یہ معلوم نہیں کہ ہم نے تمہیں پتہ بھی چلنے نہیں دیا اور ساری دنیا میں تم ہمارے پیغام' ہماری فکر اور ہمارے نصب العین کے مبلغ بن گئے۔

یہودیوں کے اعترافات کے چند اقتباسات اور اہل کلیسا کی طرف سے کچھ انتباہات

ہم نے انقلاب کا صور پھونکا ہے غیر یہودیوں کو ان کے ادیان سے باغی کرنے کے لئے ہم نے بے بنیاد آزادی کا تصور ہم نے دیا ہے۔ ہم نے غیر یہودیوں میں ان کے ادیان کے بارے میں احساس ندامت اور شکست اس حد تک پیدا کیا ہے کہ وہ اپنے مذاہب کی تعلیمات' ان کی خصوصیات' ان کے احکام اور اوامر ونواہی کا نام لیتے ہوئے شرماتے ہیں۔ ہم نے اس حد تک کامیابی حاصل کرلی ہے کہ ان میں بہت سے علانیہ اپنے مکمل الحاد کا ذکر کرتے ہیں۔ وہ صاف کہتے ہیں کہ ان کا کسی خالق پر کوئی ایمان نہیں۔ اس سے بھی آگے بڑھ کر ہم انہیں اس سطح پر لے آئے ہیں کہ وہ بندروں کی اولاد ہونے پر فخر کرتے ہیں۔

ہم نے ایسے عقائد اور اصول پیش کئے ہیں کہ ان کی تہ تک پہنچنا اور ان کی حقیقت اور غرض و غایت کو سمجھنا ان کے بس میں نہیں۔ ہم نے اشتراکیت' سوشلزم اور طوائف الملوکی جیسے نظریات پیش کئے ہیں۔ جو ہمارے مقاصد کو پورا کرتے ہیں۔ غیروں میں ان نظریات اور اصولوں کو بڑی پذیرائی حاصل ہوئی اور انہوں نے بڑے جوش و جذبے کے ساتھ ان کا خیر مقدم کیا۔ انہیں اس بات کا شک تک نہیں گزرا کہ یہ نظریات ہمارے مقاصد پورے کرنے کے لئے ہتھیار ہیں جو ان کے تشخص تک کو ختم کردیتے ہیں۔

انہوں نے ایسی سادہ لوحی کا اظہار کیا ہے جس کا ہم تصور بھی نہیں کرتے تھے۔ ہم ان سے بعض سے ذہانت اور شعور کی توقع رکھتے تھے۔ لیکن وہ سارے ہی بھیڑوں کا گلہ نکلے۔ ہم اس گلے کو اپنے کھیتوں میں چرنے دیتے ہیں کہ یہ بھیڑیں موٹی ہوجائیں اور ہم بوقت ضرورت انہیں ذبح کرلیں۔

فری میسن کی اہم کامیابیوں میں سے ایک یہ ہے کہ ہمارے ان کلبوں کے غیر یہودی ممبروں کو اس بات کا شک تک نہیں گزرتا کہ انہی کو ان کے لئے قید خانے بنانے میں استعمال کررہے ہیں اور انہیں قید خانوں کی بنیادوں پر ہم عالمی اسرائیلی مملکت بنائیں گے۔ ان لوگوں کو احساس تک نہیں ہوتا کہ ہم اپنے کلبوں میں انہی کو حکم دیتے ہیں اور وہ ہمارے حکم پر اپنے ہاتھوں اپنے لئے غلامی کی زنجیریں تیار کرتے ہیں۔

اب ہم وضاحت سے بتاتے ہیں کہ کس طرح ہم نے کیتھولک چرچ کی کمر توڑ کر رکھ دی۔ کس طرح ہم نے اس کے اندر سرنگ لگائی اور کیسے ہم نے ان ہی کے بعض مذہبی رہنماؤں کو ورغلایا کہ وہ ہماری تحریک کے قائدین بن کر ہمارے مقاصد کے لئے کام کرنے لگیں۔

ہم نے اپنے فرزندوں میں سے ایک بڑی تعداد کو حکم دیا کہ وہ عیسائیت میں داخل ہوجائیں۔ ہم نے انہیں واضح ہدایات اور نہایت جامع عملی منصوبہ دیا اور ہم نے انہیں نہایت موثر طریق کار سکھایا جس کے ذریعے وہ کلیسا کے اندر سے سبوتاژ کرنے میں کامیاب ہوگئے۔ یہ سارا کچھ یہودیوں کے سربراہ کے اس حکم کی تعمیل میں ہم کرتے ہیں کہ اپنے کچھ لوگوں کو پادری بناؤ تاکہ وہ اندر سے کلیسا کی بیخ کنی کریں۔

دنیا میں جتنے انقلابات آئے ہیں ان کی پشت پر ہم ہوتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ انقلابات بھی ہمارے ہی لوگوں کے برپا کردہ تھے۔ تمہاری تباہی کا باعث بنے۔ بالشبہ جنگ اور امن دونوں ہمارے اختیار میں ہیں۔ آج ہم یہ بات پوری صراحت کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ تحریک اصلاح کلیسا ہماری اٹھائی ہوئی تحریک تھی۔ مارٹن لوتھر کے دوست یہودی تھے جن کی ہدایات اور جن کے اشاروں پر وہ کام کرتا تھا۔ اس کی کامیابی کی پشت پر یہودی ذہن اور یہودی مال تھا۔

ہم پروٹسٹنٹ کلیسا کے شکر گزار ہیں کہ اس کے پادریوں نے اخلاص کے ساتھ ہماری خواہشات پوری کیں اور ہم ان کے بہت ہی ممنون ہیں کہ انہوں نے عیسائیت کے قلعوں کے خلاف ہماری جنگ میں ہمارے ساتھ پورا پورا تعاون کیا اور ساری دنیا پر ہمارے مکمل غلبے کے لئے مواقع مہیا کئے ہیں۔

آج تک ہم دنیا کے اکثر ممالک میں اپنے منصوبوں کے مطابق انقلابات برپا کرنے میں کامیاب ہوئے ہیں اور یقیناً باقی ملکوں میں بھی ہمیں اس مشن میں کامیابی ہوگی۔ روس ہمارے مقصد کے لئے راستہ ہموار کررہا ہے۔ فرانس پر فری میسنز کی حکومت ہے اور وہ ہمارے قبضے میں ہے۔ انگلستان کا انحصار ہمارے سرمائے پر ہے وہ ہمارے پاؤں میں ہے برطانیہ چونکہ پروٹسٹنٹ ہے اس لئے وہ کیتھولک چرچ کو ختم کرنے میں ہمارے ہتھیار کے طور پر کام آتا ہے۔ یورپ کے باقی ممالک بھی ہمارے ہاتھوں میں کھلونے ہیں۔ رہ گیا امریکہ۔ تو وہ ہمارے جال میں پھنسا ہوا ہے بلکہ وہ ہمارے قبضے اور تصرف میں ہے۔

ہم اپنے منصوبوں پر برابر کام کررہے ہیں۔ ہم کیتھولک چرچ کے خلاف عالمی نفرت کو غذا مہیا کرتے رہتے ہیں۔ ہم غیر یہودیوں کے اخلاق مسلسل تباہ کررہے ہیں۔ ہم قوم اور وطن پرستی کے جذبات کو ہوا دیتے رہتے ہیں۔ ہم خاندانی نظام اور قرابت کے رشتوں کی بنیادیں ڈھا رہے ہیں۔ ہم دین کے بارے میں ہم یہ تصور دے رہے ہیں کہ وہ بے سود ہے۔ وہ قرون مظلم کی یاد اور وقت ضائع کرنے کا ذریعہ ہے۔ وہ دور جدید کے تقاضوں کو پورا نہیں کرسکتا۔ آخر میں یہ بات ہمیشہ ذہن نشین رہنی چاہئے کہ یہودی جس بادشاہ کے انتظار میں ہیں اور جو پوری دنیا پر حکومت کرے گا وہ اس وقت تک مطمئن نہیں ہوگا۔ جب تک پاپائے روم کو اس کے منصب سے ہٹا نہ دے اور پوری دنیا کے بادشاہوں کو ختم نہ کردے۔

لوئیس لیفی اپنی کتاب "اصل حکمران قومیں" میں لکھتا ہے کہ انسانی جسم میں غدودوں کے فنکشن اور اہمیت کو کون نہیں جانتا۔ اسی طرح آج کے بے شمار معاشروں میں یہودیوں نے یہ غدود بنا رکھے ہیں۔ یہ مال کی منڈیاں' بینک' وزارتیں' صحافت' پریس' اسمبلیاں' تجارتی کمپنیاں' اسپتال' عدالتیں اور اس طرح کے دوسرے ادارے ان معاشروں میں یہودیوں کے بنائے ہوئے غدود ہیں۔

ڈاکٹر اوسکا لیفی اپنی کتاب "روسی انقلاب کی عالمی اہمیت" میں لکھتا ہے کہ ہم یہودی دنیا کو تباہ و برباد کرنے والے' اس میں فتنہ و فساد پھیلانے والے اور انقلاب برپا کرنے والے ہیں..... ہم نے ابھی تک اپنی آخری بات نہیں کی ہے۔ ہمارا آخری ہدف ابھی پورا نہیں ہوا۔ ہمارے مکمل انقلاب کا ابھی وقت نہیں آیا۔

"بیٹو! یاد رکھو کہ ساری زمین ہم یہودیوں کی ملکیت ہوگی۔ ہمارے علاوہ لوگ حیوانات کا بول و براز ہیں۔ وہ کسی چیز کے مالک نہیں رہیں گے۔"

(کتاب "دنیا کی خفیہ حکومت" سے اقتباس)

عالمی اسرائیلی ایہودی ایلین کے بانی ایڈولف کریمیو نے ۱۸۶۹ء میں ایک رسمی بیان جاری کیا اس کا موٹو ہے

"سب یہودی ہر یہودی کے لئے' ہر یہودی سب یہودیوں کے لئے۔"

اس بیان میں وہ کہتا ہے کہ ہمارا ہدف عظیم مقدس ہے اور ہماری کامیابی حتمی اور یقینی ہے۔ ہمارا بہت بڑا دشمن کیتھولک چرچ خاک آلود ہے اور اس کے سر میں سلک

باقی ص ۲۳ پر

از قلم۔ محمد صدیق شاہ بخاری' لاہور

امتناع قادیانیت آرڈی ننس

دفعہ ۲۹۵۔سی

اس دفعہ کی رو سے اب ملک میں گستاخی رسول کی سزا موت ہے

اگرچہ وطن عزیز پاکستان کا قیام' نظام اسلام کے عملی نفاذ کے لئے تھا مگر شومئی قسمت کہ یہاں نہ صرف اسلام ہی سب سے رسوا ہوا بلکہ اسلام کے نام پر ہی بدمعاشی کی گئی۔ ہمارے ارباب اقتدار کی بے حسی ہمیشہ "قابل داد" رہی کہ یہاں ہر دور میں ہر اسلامی مطالبہ کے لئے ایک جاں گسل تحریک چلانا پڑی اور ہزاروں جانوں کا نذرانہ پیش کرنا پڑا۔ تب جا کر کوئی مطالبہ حکومت کے ایوانوں میں منظور ہوا۔ کچھ ایسا ہی معاملہ اہانت رسول' کا تھا کہ گستاخ رسول کے لئے سزائے موت مقرر ہونی چاہئے۔ اس کے لئے ایک نعرہ مستانہ 'کاوش پیہم اور علمی' عملی' قانونی جہاد مسلسل کے ذریعہ آئین پاکستان میں دفعہ ۲۹۵۔ سی کا اضافہ کروایا گیا' جس کی رو سے اب ملک میں گستاخی رسول کی سزا موت ہے۔ اس قانون کی منظوری کے ساتھ ہی قادیانی' عیسائی اور دیگر باطل قوتیں اسے کالعدم قرار دلوانے کے لئے سر جوڑ کر بیٹھ گئیں۔ اسی اثناء میں سرگودھا میں ایک عیسائی گل مسیح نے اس جرم کا ارتکاب کیا چنانچہ دسمبر ۱۹۹۱ء میں اسے قانون گستاخی رسول کے تحت گرفتار کر لیا گیا۔ ملزم کو عدالت میں صفائی کا پورا پورا موقع فراہم کیا گیا۔ آخر جرم ثابت ہونے پر ایڈیشنل سیشن جج جناب طالب حسین بلوچ نے ۲۹۵۔ سی کے تحت مجرم کو سزائے موت سنا دی۔ نومبر ۱۹۹۲ء کو یہ سزا سنائی گئی اور دسمبر ۱۹۹۲ء میں لاہور ہائی کورٹ میں اپیل دائر کر دی گئی۔ جہاں بدنام زمانہ وکیل عاصمہ جہانگیر' عابد حسن منٹو وغیرہ اس کی وکالت پر مامور ہیں۔ منفی قوتوں کے صلاح مشورے تو پہلے ہی جاری تھے مگر سیشن عدالت سے سزائے موت کے حکم کے ساتھ ہی یہ تمام باطل طاقتیں اپنی پوری قوت کے ساتھ مصروف عمل ہو گئیں اور باطل نواز نام نہاد مسلمان بھی ان کی حمایت میں پیچھے نہ رہے۔ حضور اقدسؐ کے دشمنوں کی کھلم کھلا حمایت اور پھر مسلمانی کا دعویٰ۔ عجب بات ہے اور نہ معلوم اب یہ لوگ کس تعریف کی رو سے خود کو مسلم کہلواتے ہیں۔

قادیانی تو خیر اس مہم میں پیش پیش تھے ہی مگر معاملہ چونکہ ایک گستاخ عیسائی کا تھا۔ اس لئے دنیا بھر کی عیسائی حکومتیں' تنظیمیں اور ذرائع ابلاغ اس قانون کے خلاف منظم ہو گئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہمیشہ کی طرح سچا ثابت ہوا کہ کفر ملت واحدہ ہے۔ سرگودھا کے دور دراز علاقہ میں موجود ایک گمنام عیسائی کے لئے پاکستان سے لے کر امریکہ تک اور یورپ سے لے کر افریقہ تک تمام عیسائی تڑپ اٹھے اور قانون کی بالادستی کی دہائی دینے والوں نے قانون گستاخ رسول کو ختم کروانے اور گل مسیح کی رہائی کے لئے چہار طرف کارروائی شروع کر دی۔ ایک طرف ذرائع ابلاغ کے ذریعہ انسانی حقوق کے نام پر پروپیگنڈہ شروع کیا گیا۔ دوسری طرف حکومت پاکستان کے نام دنیا بھر سے خطوط کا تانتا بندھ گیا۔ تیسری جانب گل مسیح کے نام محبت بھرے تسلی آمیز پیام آنے شروع ہوئے تاکہ نہ صرف وہ اپنے موقف پر ڈٹا رہے بلکہ مستقبل میں پیدا ہونے والے گستاخان کو بھی اس حوصلہ افزائی سے حوصلہ نصیب ہو۔ ذرا ان خطوط پر ایک نظر ڈالئے اور دیکھئے کہ کون کون سے ممالک کے لوگ سرگرم عمل ہیں اور اس کے بالمقابل ہماری کیا حالت ہے۔ جبکہ یہ تعریف تو مسلمان کی تھی کہ مسلمان ایک جسم کی مانند ہیں جب ایک حصہ کو تکلیف پہنچتی ہے تو پورا جسم تکلیف محسوس کرتا ہے۔ ہم اس کو بھول گئے اور غیروں نے اس کو اپنا لیا۔ یہ خطوط ہماری ایجاد نہیں بلکہ خود عیسائیوں کے پندرہ روزہ رسالہ "کاتھولک نقیب" لاہور نے اپنی یکم تا ۱۵ جولائی ۱۹۹۳ء کی اشاعت میں شامل کئے ہیں۔

"ہم نے غلام اسحاق کو لکھا ہے کہ وہ منصفانہ فیصلہ کروائیں اور ایسا بہت جلد ہو گا۔" فلاک' بیلجئم

"ہماری کوشش آپ کی رہائی کے لئے ہے۔" جان وار' برمنگھم۔

"ہمیں یقین ہے تم پر بے بنیاد الزام ہے۔ ہم نے پاکستانی حکام بالا کو احتجاجی خطوط لکھے ہیں۔" لیون' فرانس۔

"پاکستان اس رسولؐ کے نام پر تمہارے ساتھ ناانصافی کر رہا ہے جس کی تعلیمات انصاف پر مبنی تھیں۔ کتنا بڑا تضاد ہے۔" جیرالڈ کوریا۔

"تمہارا ایمان مسیحی برادری کے لئے انوکھی مثال ہے۔" واسنک' فلپائن۔

"ہماری جدوجہد تمہاری رہائی تک جاری رہے گی۔" گریڈنس' ہالینڈ۔

"حوصلہ رکھو ہم افریقہ میں تمہارے لئے کوشش کر رہے ہیں۔" آرنا' جنوبی افریقہ۔

"میں نے اسلامی تعلیمات کے متعلق کافی پڑھا ہے۔ اسلام اور مسیحیت ایک خدا پر ایمان رکھتے ہیں اور مجھے یقین ہے کہ تم نے رسولؐ کے بارے میں کچھ نہ کہا ہو گا۔" ایڈبرگ' پرتگال۔

"حکومت پاکستان کو ہر صورت تمہیں باعزت بری کرنا ہو گا۔" بچین' آسٹریلیا۔

"مضبوط ہو جاؤ مسیح کی محبت سے ہمیں کوئی طاقت جدا نہیں کر سکتی۔" اسٹوڈنٹس آف یونیورسٹی آف ڈبلن' آئرلینڈ۔

"ہم آپ کی طرف سے حکام بالا کو دیکھ رہے ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ انہیں معلوم ہو کہ دنیا اس پر کڑی نظر رکھے ہوئے ہے کہ آپ کے ساتھ مناسب برتاؤ کیا جائے۔" رسل و شیرن سوکل' امریکہ۔

ہم نے پریذیڈنٹ' وزیر اعظم اور اٹارنی جنرل کو خطوط لکھے ہیں۔" مارک' مانچسٹر۔

"خداوند کے فرشتے تمہاری مدد کرتے ہیں۔" جرلاک' ایمسٹرڈم۔

"میں نے برٹش فارن آفس کو خط لکھا اور اپیل کی کہ وہ آپ کے مقدمے کے لئے مدد کرے۔" برادر لیناکس' اسکاٹ لینڈ۔

"ہم دعاؤں سمیت اس جدوجہد میں تمہارے ساتھ ہیں۔" اسٹوڈنٹس آف الیلین ایونجلیکل بائبل انسٹیٹیوٹ' اٹلی۔

"برطانیہ میں آپ کے لئے کیمپین جاری ہے اور ہمیں امید ہے کہ جلد ہی مثبت نتائج سامنے آئیں گے۔" فرینک' فن لینڈ۔

"مجھے یقین ہے کہ تم بے گناہ ہو میں نے وزیر اعظم نواز شریف سے اپیل کی ہے کہ وہ قانون گستاخ رسول منسوخ کروائیں اور آپ کو جلد از جلد رہا کیا جائے۔" ڈیوڈ' اسکاٹ لینڈ۔

"تم کہاں ہو' ہم مل کر تمہیں ضرور ڈھونڈ لیں گے۔" ماروک' آسٹریلیا۔

"ہم تمہارے حالات سے پوری طرح باخبر ہیں اور اپنی تمام ٹریننگز میں یاد رکھتے ہیں۔" ڈاک' یو کے۔

"تم میری دعاؤں میں ہو۔" کیٹ' آئرلینڈ۔

"میرے ملک اسکاٹ لینڈ میں اس قسم کی ناانصافی ناممکن ہے۔" کرسٹوفر' اسکاٹ لینڈ۔

"ہمت نہ ہارنا ہم تمہارے ساتھ ہیں۔" کیرن' آئرلینڈ۔

"ایک جمہوری ملک میں اس قسم کا تشدد خلاف توقع ہے۔" کلاڈ' فرانس۔

"میں تمہارا شکرگزار ہوں کہ تم خدا کے وفادار رہے۔" نوئیل' کینیڈا۔

"میں نے اسٹیٹ سے اعلیٰ افسران کو اس بات پر رضامند کیا ہے کہ وہ احتجاجی خطوط لکھیں۔" مائیکل کیلے' امریکہ۔

"یقین رکھو تم ہماری یادوں میں ہو۔" بیلی' آئرلینڈ۔

"کینیڈا کی اخبار میں آپ کے متعلق پڑھا ہم ہر طرح سے آپ کے ساتھ ہیں اور آپ کی رہائی کے لئے کوشاں ہیں۔" لاری' کینیڈا۔

"گل! ہر روز خدا کو بتاؤ کہ تم نے اپنے آپ اس کے سپرد کردیا جو ہمیشہ ہمارا وفادار رہا اور ہماری خاطر اپنی جان صلیب پر دی۔" میتھڈرٹ' نیدرلینڈ۔

"مسیح پر تمہارا بھروسہ قابل ستائش اور قابل تقلید ہے۔" آئزک' ہانگ کانگ۔

"پوری دنیا تمہارے لئے کوشش کررہی ہے۔" ڈورتھی' آسٹریلیا۔

"بہت سے آئرش لوگ آپ کے لئے محتاط ہیں۔" رائے جان اون' آئرلینڈ۔

"میں نے نواز شریف کو لکھا کہ آپ کے کیس پر دوبارہ غور کیا جائے۔" لنڈا' یوکے۔

"میں آپ کو یقین دلانا چاہتی ہوں کہ اس مشکل وقت میں ہم آپ کے لئے دعائیں اور سوچ بچار کررہے ہیں۔" اینا ایڈورڈ' انگلینڈ۔

"اگر منصفانہ فیصلہ نہ ہوا تو ہم آپ کا کیس اقوام متحدہ تک لائیں گے۔" جینٹ' ناروے۔

"میں نے پریذیڈنٹ کو خط لکھا ہے اور مجھے یقین ہے کہ بہت سے لوگ ایسا کررہے ہیں۔" پیٹریشیا' شکاگو۔

رسالے نے یہ خطوط شائع کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ان خطوط سے نہ صرف گل مسیح کی حوصلہ افزائی ہوئی بلکہ اس کا نیکی پر اعتماد مضبوط تر ہوگیا۔ کیا مقدس انبیاء کی شان میں گستاخی نیکی ہے؟ کیا عیسائیت اور انجیل کی تعلیم یہی ہے؟ ہمیں مکمل یقین ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیمات میں کوئی ایسی چیز نہیں۔ یہ گمراہ پیروکاروں کے خیالات کی عکاسی ہے۔

سہ طرفی کاوشوں کے ساتھ چوتھی سمت سے نام نہاد انسانی حقوق کے چیمپئن کھوکھلے دانشور مسلمانوں کا تعاون حاصل کیا گیا۔ جنہوں نے اس میں راگ الاپنا شروع کردیا۔ اس سلسلہ میں ۹ جون ۱۹۹۳ء کو ایک سیمینار منعقد کیا گیا۔ جس میں بڑے بڑے ناموں والے عیسائیوں کے علاوہ بطور مہمان خصوصی عابد حسن منٹو نے شرکت کی۔ اس شخص کو چاہئے کہ اپنا نام بھی تبدیل کرلے تاکہ مسلمانی کی اس آخری علامت سے بھی اس کی جان چھوٹ جائے اور دیگر لوگ دھوکے سے بچ جائیں۔ اس سیمینار میں اس قانون کو ناانصافی پر مبنی اور انسانی حقوق کے مخالف ثابت کیا گیا۔ کتنی عجیب بات ہے کہ اسلام اور پیغمبر اسلامؐ کے خلاف ہرزہ سرائی اور بکواس انصاف ہے اور اس کا سدباب ناانصافی ہے۔ کیا یہ لوگ نہیں جانتے کہ برطانیہ کے قانون میں صرف عیسائیت کو آئینی تحفظ حاصل ہے اس لئے رشدی کے خلاف یہ قانون مسلمانوں کی کوئی مدد نہ کرسکا تھا۔ اگر وہاں عیسائیت کا تحفظ ناانصافی نہیں تو پاکستان میں اسلام کا تحفظ کس طرح ناانصافی ہے؟ حقیقت یہ ہے کہ مسلمان تو کبھی کسی خطہ میں کسی وقت بھی کسی نبی علیہ السلام کی شان میں گستاخی کا ادنیٰ تصور بھی نہیں رکھتا۔ یہ سارے کے سارے دوہرے معیار عیسائیوں کی تاریخ کا حصہ ہیں۔ عیسائیت پر زد آئے تو ان کا غیظ و غضب قابل دید ہوتا ہے۔ اسلام پہ چوٹ آئے تو یہ انسانی حقوق کی پاسداری ہے۔ مشہور امریکن گلوکارہ میڈونا کے ایک گانے "لائک اے پریئر" میں جب صلیب' چرچ اور اسٹیج کا استخفاف دکھایا گیا تو صلیبی عوام اور اداروں کے غیظ و غضب کا سیلاب امڈ آیا۔ مشروبات کی وہ کمپنی جو میڈونا کو اپنے ٹی وی اشتہارات میں دکھایا کرتی تھی اس پر دباؤ ڈالا گیا کہ وہ میڈونا کو اپنے اشتہارات میں دکھانا بند کردے۔ اس پر کسی نے یہ نہیں کہا کہ یہ کمپنی کی آزادی میں مداخلت کے مترادف ہے۔ دوسری طرف جب مشہور گلوکار "کیٹ سٹیونز" نے اسلام قبول کرلیا تو امریکہ کے بیشتر ریڈیو اسٹیشنوں نے اس کے ریکارڈ چلانا بند کردیئے۔ بعض جگہوں پر برسرعام اس کی موسیقی کے ریکارڈوں کو نذر آتش کردیا گیا۔ مگر انسانی حقوق کے یہ دعویدار صدائے احتجاج بلند نہ کرسکے۔ گویا کہ ان کا اپنا قبیلہ' اپنا مذہب' اپنی برادری اور اپنے لوگ تو دائرہ انسانیت میں شامل ہیں' ان کے حقوق کا تحفظ ہی انسانی حقوق کا تحفظ ہے۔ باقی تو شاید انسان ہی نہیں۔ مسلمان اپنے عقیدے کا تحفظ کریں تو یہ جرم بنیاد پرستی ہے اور یہ اپنے نظریے کی جارحانہ تبلیغ بھی کریں تو روشن خیالی ہے۔ مسلمان شان رسالتؐ کا تحفظ کریں تو یہ ظلم ہے اور یہ اپنی شان خباثت کا تحفظ کریں تو عین انصاف ہے۔ انسانیت کو انسانی حقوق سے آشنا کرنے والے (صلی اللہ علیہ وسلم) کے حقوق کا تحفظ انسانی حقوق کی خلاف ورزی ہے اور بے غیرت' بدقماش' شرابی' زانی لوگوں کے لئے شراب' زنا' بدمعاشی اور زبان درازی کا تحفظ انسانی حقوق کا تحفظ ہے۔ نبیؐ کو گالی دی جائے تو کوئی بات نہیں' ان کے ماں باپ کو گالی دی جائے تو پھر ان کے لئے اندھیری رات ہے۔ انسانیت کی فوز و فلاح کی فکر میں پریشان' راتوں کو اٹھ اٹھ کر رونے والے' انسانیت کے نجات دہندہ محسن انسانیتؐ کے خلاف بکواس ہو تو ہم چپ رہیں اور پوپ پالوں میں مذہبی آمروں کے خلاف بات ہو تو شور مچائیں۔ بابری مسجد کے واقعے کے بعد مشتعل ہوکر اگر چند نوجوانوں نے مندروں کو کچھ نقصان پہنچا دیا تو عبداللہ ملک جیسے لوگ اخبارات میں کالم کے کالم سیاہ کردیں اور خود بابری مسجد کا انہدام ہو تو چپکے سے کسی کونے میں دبک جائیں۔ کیا یہی ان کا انصاف اور یہی سیکولرازم ہے؟ عالم میں مسلمان خاک و خون میں تڑپے تو خاموش تماشا دیکھو اور کسی عیسائی کے کانٹا بھی چبھ جائے تو آہ و بکا برپا کرو۔ بوسنیا میں مسلمانوں کا خون بہے تو پانی سمجھو اور جو کہیں امریکی مفادات کی امیدوں پر پانی پھرے تو آگ برساؤ۔ کشمیر میں ہزاروں مسلمات کی عصمتیں لٹیں تو سانپ سونگھ جائے اور جو کہیں کسی غیر مسلم کا آنچل بھی ڈھلکے تو انہیں نہ نیند آئے نہ اونگھ۔ فلسطینی گھر سے بے گھر ہوجائیں تو اف ذرا تسلی دے دو اور یہودی آپے سے باہر ہوجائیں تو انہیں شام' مصر' لبنان کے علاقے اور غزہ کی پٹی دے دو۔ خود ایٹم بم کو چلا بھی دیں تو امن عالم کی خلاف ورزی نہ ہو اور ہم ایٹم بم کا سوچیں بھی تو دہشت گردی ہو۔ کیا یہ حقیقت نہیں کہ مسلمان تو کسی کے جھوٹے خدا کو بھی گالی نہیں دیتے لیکن کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم اپنے سچے خدا کے خلاف بکواس پہ گنگ ہوجائیں؟

ہمارے نزدیک تو سب پیغمبر قابل تعظیم' پھر آخر ہمارے پیغمبرؐ کے خلاف زبان درازی کیوں؟ اور پیغمبرؐ بھی وہ جو عورت کو تاریک گڑھوں سے نکال کر روشنی میں لے آیا' جس نے غلاموں کو انسان بنا دیا' جس نے ہر رنگ و نسل کے انسان کو برابر کردیا' وہ جو اپنے پرائے سب کے لئے رحمت بلکہ رحمت للعالمین تھا' تو کیا ایسے پیغمبر کی رحمت و شفقت کا صلہ یہ ہے کہ انہی کو ہدف تنقید بنائیں اور ان کی عزت و ناموس کے تحفظ کو برا منائیں۔ اگر آپ کو غلطیوں سے درگزر کرنے والا بات بات پہ معاف کرنے والا بہت ہی نرم اور شفیق باپ ملا ہے اور آپ اس کی شفقت و نرمی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اسے گالی نکالیں تو کیا یہ دنیا کی "اعلیٰ ترین" بے غیرتی نہیں اور پھر نبی تو باپوں کا باپ ہوتا ہے۔ اس کے خلاف زبان کھولی جائے۔ **ایں چہ بوالعجبی است!**

یہ تو بس اپنی بے بسی پہ رونا تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ غیر مسلم اور باطل نواز قوتوں کو یہ ساری جسارت ہماری اپنی بے غیرتی نے فراہم کی ہے۔ مسلمان جب تک باغیرت تھا۔ اس وقت اپنے ماحول میں تو کیا پورے عالم میں کسی کو یہ جرات نہ تھی کہ وہ ناموس رسالتؐ پر نقش زنی کرسکے۔ یہ سب کچھ تب سے ہے جب سے امت مسلمہ دینی غیرت کے مسئلہ میں اپاہج ہوئی ہے' اس کے بازو شل ہوئے ہیں اور ذہن مفلوج ہوئے ہیں۔ برائی کو ہاتھ سے روکنے والی حدیث کے بموجب چاہئے تو یہ تھا کہ ایسے سیمیناروں اور ایسی آوازوں کا گلا گھونٹ دیا جاتا' لیکن وائے ناکامی! اگر ہم ہاتھ سے کام نہیں لے سکتے تو ہماری زبانوں پہ تو تالے نہیں پڑے۔ آخر ہم سوچتے کیوں نہیں اور بولتے کیوں

باقی ص ۲۳ پر

تحریر۔ مولانا عبداللطیف ڈسکہ

قادیانیوں کے موجودہ عزائم

اسرائیل نے ڈاکٹر سلام کو پاکستان کے ایٹمی راز چرانے پر مامور کیا ہے

برادران اسلام! یہ ایک اٹل حقیقت ہے کہ فتنہ مرزائیت اب کوئی خفیہ فتنہ نہیں رہا بلکہ صلحاء امت اور علمائے حق نے اس فتنہ کو اتنا کھول کھول کر بیان کیا ہے کہ مسلمانوں کا بچہ بچہ مرزائیوں کے کفر کو جانتا ہے اور ہر ذی شعور اور متدین شخص اس بات کو سمجھتا ہے کہ مرزائیوں کا دین اسلام کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ امت مرزائیہ ایک سیاسی گروہ ہے جس نے اپنے آقا انگریز کے اشارے پر جھوٹی نبوت' مسیحیت اور مہدویت کا لبادہ اوڑھ کر امت مسلمہ میں انتشار اور افتراق پیدا کیا۔ مذہب کی آڑ میں مسلمانوں کے ساتھ وہ کھیل کھیلا کہ خدا کی پناہ۔ قادیانیوں نے مذہب کا لبادہ اوڑھ کر کیا کیا گل کھلائے یہ ایک لمبی چوڑی داستان ہے۔ علماء امت نے اس پر جامع انداز میں اپنی اپنی تصانیف متعلقہ مرزائیت میں بحث کر دی ہے۔ مجھ جیسا عاجز اسلاف کی تصانیف و تالیفات کی موجود ہوتے ہوئے اس موضوع پر قلم نہیں اٹھا سکتا۔ البتہ مرزائیوں کی موجودہ سرگرمیوں کے پیش نظر امت مسلمہ کو خبردار کر دینا ہوں کہ قیامت کے دن آقا و مولانا سید البشرؐ کی شفاعت نصیب ہو جائے۔

محترم قارئین! ہماری اکثریت یہ سمجھتی ہے کہ ۱۹۸۴ء کے امتناع قادیانیت آرڈیننس کے نفاذ کے بعد مرزائیت دب چکی ہے۔ عوام تو عوام' علماء کی اکثریت کی رائے یہ ہے کہ اب ختم نبوۃ کے میدان میں کام کرنا فضول ہے کیونکہ مرزائیوں پر تبلیغ کی پابندی ہے کہ آئین کی رو سے وہ اپنی تبلیغ نہیں کر سکتے' وہ اپنے آپ کو مسلمان نہیں کہہ سکتے' اسلامی شعائر کا استعمال نہیں کر سکتے' اپنے مکانات کے دروازوں پر کلمہ طیبہ نہیں لکھ سکتے۔ لیکن میں اپنی ان چند سطور میں خود مرزائیوں کی تازہ تحریرات سے ثابت کروں گا کہ مرزائی تبلیغ کرتے ہیں' شعائر اسلامی کا استعمال کرتے ہیں' ان کے دروازوں پر کلمہ طیبہ کے بیج لگے ہوئے ہیں اور وہ اپنے آپ کو پوری دنیا میں مسلمان ثابت کرتے ہیں۔ ایسا لگتا ہے کہ ملک عزیز میں کوئی قانون ہی نہیں اور اگر کوئی قانون ہے تو صرف غریب مسلمانوں کے لئے۔ امراء اور قادیانی گروہ خصوصاً" اس سے مستثنیٰ ہے۔

امتناع قادیانیت آرڈیننس مجریہ ۱۹۸۴ء کے تحت قادیانیوں کی تبلیغ پر مکمل پابندی عائد ہے لیکن قادیانیوں نے اس قانون کی دھجیاں بکھیر دیں۔ ڈش انٹینا پر مرزائیت کی کھلے بندوں تبلیغ اس کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ لندن سے مرزا طاہر کا نام نہاد خطبہ جمعہ مواصلاتی سیارے کے ذریعے دنیا کے چار براعظموں میں براہ راست نشر ہوتا ہے اور حکومت برطانیہ باقاعدہ اس کی پشت پناہی کر رہی ہے کیونکہ مرزا طاہر کا یہ خطاب جہاں مرزائیت کی کھلے بندوں تبلیغ پر مبنی ہے وہاں عیسائی تہذیب بھی اس کے ذریعے پھیلائی جاری ہے اور ہمارے وہ نوجوان جو کہ مغرب سے بے حد متاثر ہیں اور اپنے مذہب سے دور ہیں' وہ ڈش انٹینا کے ذریعے ٹیلی ویژن پر مرزا طاہر کی تبلیغ کے بہانے اس تہذیب میں رنگے جا رہے ہیں۔ ہوتا یوں ہے کہ مرزا طاہر کی تقریر سے چند منٹ قبل مختلف برطانوی کمپنیوں کے اشتہار ٹی وی پر آتے ہیں۔ ان اشتہارات میں نازک اندام حسینائیں بالکل عریانی کی حالت میں مختلف اشتہارات دے رہی ہوتی ہیں۔ ان کی ہر ادا نوجوان کو اپنے حصار میں جکڑ لیتی ہے۔ یہ نوجوان بڑی بے چینی سے ہر ہفتے جمعہ کا خصوصاً" انتظار کرتے رہتے ہیں اور جمعہ کے دن اپنے مرزائی دوستوں کے ہمراہ ان کی عبادت گاہ میں چلے جاتے ہیں اگرچہ ان نوجوانوں کا مطمع نظر عریاں اشتہارات دیکھنا ہوتا ہے تاہم یہ اپنے مرزائی دوستوں کے اصرار پر بعد میں طوعاً" و کرھاً" مرزا طاہر کی تقریر بھی سنتے ہیں اور بعد میں ان کے مرزائی دوست مرزا کی تقریر کے اقتباسات بھی ان کے سامنے دہراتے ہیں اور برملا یہ کہتے ہیں کہ ہماری صداقت کی یہ دلیل کیا کم ہے کہ اس وقت ہمارے امام کا خطبہ تقریباً" پوری دنیا میں سنا جا رہا ہے لہٰذا مذہب سے بیگانہ اور مرزائیت کے لٹریچر سے نامحرم یہ نوجوان شک میں پڑ جاتے ہیں۔ دوسرے مرحلے میں ان کے مرزائی دوست انہیں ربوہ چلنے کی دعوت دیتے ہیں۔ جسے یہ نوجوان بخوشی قبول کر لیتے ہیں۔ ربوہ میں بیت الذکر میں ہر جمعرات کو ایک محفل مذاکرہ ہوتی ہے جس میں بڑے بڑے شاطر مرزائی مبلغ ہوتے ہیں۔ ملک کے طول و عرض سے آئے ہوئے مذہب سے بیگانہ یہ نوجوان مزید ذہنی انتشار کا شکار ہو جاتے ہیں۔ مرزائیوں کے گرو مرزائیت کا پرچار اس انداز میں اظہار کرتے ہیں کہ یہ نوجوان مرزائیت اور اسلام میں فرق نہیں کر پاتے اور جلد ہی مرزائی ہونے کا اعلان کر دیتے ہیں۔ اب بتائیے ان سادہ لوح نوجوانوں کی گمراہی کا ذمہ دار کون ہے اور ان کی گمراہی کا بوجھ کس کے سر ہے؟ سیدھا سادا سا جواب ہے کہ اس کا بوجھ علماء کے سر ہے جو کہ اپنے اپنے علاقے اور مساجد میں دھواں دھار تقاریر تو کرتے ہیں' ایک دوسرے پر کیچڑ تو اچھالتے ہیں لیکن اس فتنہ کے متعلق نوجوانوں کو آگاہ نہیں کرتے۔ یاد رکھئے کہ اگر ملک میں اسلامی نظام عملاً" نافذ کرنا ہے تو نوجوان نسل کو گمراہی کے اس سیلاب سے بچانا ہوگا۔ مرزائیوں کو اپنے گرو کی طرف سے یہ ہدایت کی گئی ہے کہ قوم کے سیاسی رہنماؤں سے ملو' ان کے سامنے اپنے مظلوم ہونے کی داستانیں سناؤ' ان کے سامنے اپنے آپ کو بے گناہ اور راست باز ثابت کرو' ایسے نوجوانوں کو تلاش کرو جو کہ مذہب سے دور ہیں اور مغربیت میں رنگے ہوئے ہوں ان کو مال' زر اور زن کا لالچ دو چنانچہ مرزا طاہر کی حالیہ تقریر کا اقتباس ملاحظہ ہو۔

"مختلف جہت سے انسانوں کے لیڈروں اور رہنماؤں تک پہنچیں جب سر تک پہنچیں گے جب دماغ تک پہنچیں گے تو جسم کے ہر عضو تک پہنچنا ضروری نہیں رہتا۔ پھر وہ دماغ جو آپ کی باتیں سن کر قائل ہوتا ہے وہ خود اپنے جسم کو آپ کے تابع کر دے گا پس یہ وہ وقت ہے کہ لیڈروں تک پہنچنا ضروری ہے۔"

(اقتباس از خطاب مرزا طاہر لندن بحوالہ روزنامہ الفضل ربوہ ۱۹ جون ۱۹۹۳ء)

مرزائیوں کا یہ کھیل اس دور میں ہی شروع نہیں ہوا بلکہ اپنے عروج پر تھا جس دور میں ان کے وسائل و ذرائع پر

مکمل پابندی تھی یعنی ۱۹۸۴ء سے لے کر ۱۹۸۸ء تک۔ واردات کا طریقہ یہ تھا کہ اپنے اصلاحی لٹریچر کا ایک ایک بنڈل تمام سرکاری دفاتر میں بذریعہ ڈاک بھیج دیتے تھے' نیچے اپنا پتہ بالکل نہ لکھتے تھے اور سرکاری دفاتر میں اوپر سے لے کر نیچے تک تمام سرکاری کارکن اس لٹریچر کو پڑھ کر اپنی رائے کا یوں اظہار کرتے تھے کہ مولویوں نے صرف ضد میں آکر مرزائیوں کو کافر قرار دلوایا ورنہ ان کے لٹریچر سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ وہ پکے اور سچے مسلمان ہیں۔ موجودہ دور میں تو مرزائی کھلے بندوں ہمارے رہنماؤں سے ملتے ہیں اور باقاعدہ انہیں دعوت دیتے ہیں اور ہمارے وہ راہنما جو دین سے ناواقف ہیں اور مغربی جمہوریت کے دلدادہ ہیں اور حقوق انسانیت کا راگ الاپتے رہتے ہیں۔ آئے دن اخبارات میں ایسے مضمون چھپواتے رہتے ہیں جن سے مرزائیوں کی معصومیت ظاہر ہو سکے۔ اس ضمن میں ایک انگریزی اخبار انٹرنیشنل نیوز کے خطوط والے کالم سے ایک اقتباس ملاحظہ فرمائیں۔

کراچی سے ہارون حمید باجوہ صاحب لکھتے ہیں (یہ شخص یا تو خود مرزائی ہے یا مرزائی نواز ہے کیونکہ انگریزی اخبارات کے کالموں میں اس کے کچھ مضمون خود راقم الحروف کی نظروں سے گزرے ہیں' ان مضامین کو پڑھ کر اس شخص کے مرزائی ہونے کا گمان ہوتا ہے) کہ۔

"پروفیسر سلام ایک نہایت نایاب ہیرا ہے۔ بدقسمتی سے ہم ان کی اہمیت کو نہیں سمجھتے۔ ہم نے ان سے فائدہ نہیں اٹھایا۔ ہمارے مذہبی تعصب نے ہمیں ان کی عظمت سے اندھا کر دیا ہے۔ ہمارے اخبارات ان کے خلاف نہایت گھٹیا پروپیگنڈہ کرنے میں مصروف رہتے ہیں۔ ہمیں بتایا جاتا ہے کہ وہ اسرائیل کے ایجنٹ ہیں جنہیں پاکستانی نیوکلیئر راز چرانے کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔ ہمارے لئے یہ کتنی شرم کی بات ہے۔ پروفیسر سلام کے بارے میں ہمارا رویہ بتاتا ہے کہ ہم سائنس اور ٹیکنالوجی میں ہرگز دلچسپی نہیں رکھتے۔"

(انٹرنیشنل نیوز ۲۳ جون ۱۹۹۳ء بحوالہ الفضل ربوہ ۱۸ جولائی ۱۹۹۳ء)

اسرائیل نے ڈاکٹر سلام کو پاکستان کے ایٹمی راز چرانے پر مامور کیا ہے یا نہیں' میرے علم میں یہ بات نہیں۔ لیکن یہ تو اکثر جانتے ہیں کہ قادیانی اسرائیل کے ایجنٹ ہیں اور اسرائیلی فوج میں بہت سے قادیانیوں کا ہونا اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ قادیانی ہمارے قومی اخبارات کے اس قسم کے اقتباسات اپنے مذہبی اخبارات الفضل کے خبروں کے کالم میں درج کر کے نیچے اپنی طرف سے تبصرہ کر دیتے ہیں اور پھر یہ اخبار قادیانی' سادہ لوح مسلمانوں کو پڑھا کر کہتے ہیں کہ یہ تو تمہارے قومی اخبارات کی رائے ہیں۔ ساتھ ساتھ یہ بھی کہتے ہیں کہ بڑے بڑے لیڈر تو ہمیں کافر نہیں کہتے' یہ صرف مولویوں کی ضد اور ہٹ دھرمی سے ہمیں کافر قرار دیا گیا ہے۔ نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ یہ سادہ لوح مسلمان اپنے علماء سے بدظن ہو جاتے ہیں اور مسلمانوں کی موجودہ پستی کی ایک وجہ یہ بھی ہے۔ اس کے علاوہ مختلف مکاتب فکر کے علماء کی تحریرات کو بھی رسالہ الفضل شائع کرتا ہے' جس سے اس کی منشا یہ ہوتی ہے کہ علماء کسی مسئلہ میں آپس میں متفق نہیں۔ یہ گروہوں میں بٹے ہوئے ہیں۔ اس کے علاوہ مرزائی اپنی طرف سے توجہ ہٹانے کے لئے مسلمانوں کے مختلف فیہ مسائل میں الجھانے کی بھی کوشش کرتے ہیں تاکہ مسلمان آپس میں الجھے رہیں اور ان کو کھل کھیلنے کا موقع ملے اور ہم مسلمانوں پر یہی وقت سب سے زیادہ مشکل ہے۔ آپس میں سخت اتحاد اور اتفاق کی ضرورت ہے۔ دشمن نہایت چالاک اور مکار ہے۔ اگر ہم نے ذرہ بھر بھی اس مسئلہ سے چشم پوشی کی تو اسلاف کی صد سالہ محنت پر پانی پھر جائے گا۔

حال ہی میں مرزا طاہر نے لندن سے دنیا کے تمام قادیانیوں کے نام ایک نامہ جاری کیا ہے' جس میں اس نے ہدایت کر دی ہے کہ ہر قادیانی' سالانہ جلسہ پر اپنے ساتھ کم از کم ایک نیا قادیانی ضرور لے کر آئے بلکہ پاکستان کے لئے تو انہوں نے دس ہزار کا ہدف رکھا ہے۔ تحریر ملاحظہ فرمائیں۔

"اس سال جلسہ سالانہ کے موقع پر سیٹلائٹ کے ذریعہ ایک عالمی بیعت کا انعقاد ہو گا۔ جس میں مختلف ممالک میں سے کم از کم ایک ایک ہزار بیعت ہو گی لیکن بعض ممالک جہاں خدا تعالیٰ خاص نظر کرے گا' وہاں سے توقع ہے کہ دس دس' بیس بیس ہزار بیعت موصول ہو گی۔"

آگے چل کر پاکستان کے متعلق لکھتا ہے۔

"آپ کے ملک سے ایک نہیں بلکہ پانچ ہزار بیعت کی توقع ہے۔ امید ہے کہ اپنے پیارے آقا خدا کے پاک مسیح کے خلیفہ کی اس توقع کو آپ اور بڑھائیں گے' ماند نہیں ہونے دیں گے۔"

جب سے مرزائیوں کو مرزا طاہر کی طرف سے یہ خط موصول ہوا ہے۔ اس کے بعد سے انہوں نے اپنی سرگرمیاں تیز کر دی ہیں۔ کسی بھی حیلہ اور تدبیر کو ہاتھوں سے نہیں جانے دیتے۔ دیہاتوں میں ان کا دستور یہ ہے کہ اگر کسی گاؤں میں دو برادریوں کی آپس میں رنجش ہے تو دونوں کو آپس میں ایک دوسرے کے خلاف خوب بھڑکاتے ہیں حتیٰ کہ کمزور فریق کو یہ باور کراتے ہیں کہ تمہارا حریف

جبار کارپیٹس
ڈیلرز
قائد آباد کارپٹ • مون لائٹ • بلال کارپٹ •
لیونائیٹڈ کارپٹ • ڈیکورا کارپٹ • اولمپیا کارپٹ
مساجد کیلئے خاص رعائت
۳۔ این آر ایونیو نزد چوہدری پوسٹ آفس بلاک جی برکات حیدری نارتھ ناظم آباد فون: 6646888 - 6847655

ہم کہ ہم کررہا ہے لہٰذا ہم مرزائی ہوجاؤ تو ہم تمہاری مدد کریں گے۔ ایسے تین واقعات خود میری نظروں سے گزرے ہیں لیکن الحمدللہ میں نے کسی مسلمان کو مرتد نہیں ہونے دیا۔ دیہاتوں میں جہاں جہاں تک آپ اس پیغام کو پہنچا سکتے ہیں' پہنچا دیں کہ مسلمانو! آپس کی رنجشیں بھول جاؤ اور اپنے ازلی دشمن قادیانی کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار رہو۔ ہماری سیاست کو تو شروع ہی سے قادیانیوں اور یہودیوں نے مل کر برباد کیا ہوا ہے لیکن ملک کے گوٹھ اور گاؤں میں بلکہ گھر گھر میں لڑائی اور پھوٹ ڈالنے کی مہم قادیانی اب مزید تیز کررہے ہیں۔ اس بات سے کون واقف نہیں کہ مرزائیوں کا مسلمانوں کے انتخابات سے کوئی تعلق نہیں۔ لیکن مرزائی اس مرتبہ انتخابات کے دوران فتنہ و فساد پھیلائیں گے اور کوشش کریں گے کہ وہ لوگ اوپر آئیں جو کہ آٹھویں ترمیم مکمل بمع اسلامی دفعات کے ختم کردیں اور اس معاملے میں امریکی ان کی پشت پر ہیں لہٰذا دوران انتخابات جوش کی نہیں بلکہ مکمل ہوش کی ضرورت ہے۔ تمام مسلمان بھائیوں سے درخواست ہے کہ وہ مخلص دیندار اور محب وطن نمائندوں کو منتخب کریں تاکہ مرزائیت کا یہ خواب شرمندہ تعبیر نہ ہوسکے۔

بقیہ۔ دفعہ ۲۹۵۔ سی

نہیں؟ ایسا نہ ہو کہ وقت ہمارے ہاتھوں سے نکل جائے اور میدان باطل کے ہاتھ میں چلا جائے۔ اس سے پہلے ہی ہمیں آواز بلند کرنی چاہئے۔ کل مسیح کی حمایت میں سو وکیل ہیں تو ہمارے ہزار ہونے چاہئیں۔ قانون گستاخ رسول کی منسوخی کے لئے ہزار خط لکھے جاتے ہیں تو ہمارے لاکھ ہونے چاہئیں کیونکہ یہ بات تو ہم سب جانتے ہیں کہ ہمارے ارباب اقتدار کا معیار حق و باطل نہیں' کرسی کا تحفظ ہوتا ہے۔ اگر باطل کی رعایت و حمایت کرنے سے ان کی کرسی بچ جائے تو انہیں ایسا کرنے میں بھی کوئی عار نہ ہوگی۔ دنیا کے کونے کونے سے آئے ہوئے یہ خطوط نہ صرف ایک گہری اور منظم سازش کے آئینہ دار ہیں بلکہ ہمارے لئے ایک لمحہ فکریہ بھی ہیں۔ اگر اس لمحے بھی ہم نے فکر و عقل سے کام نہ لیا تو تاریخ کے مجرم کے علاوہ خدا اور رسول سے بے وفائی کے مرتکب بھی گردانے جائیں گے۔ اللہ کرے ایسا نہ ہو!

بقیہ۔ اہم انکشافات

ظلم ہوچکا ہے۔ اسرائیل نے کس ارض پر جو جال پھینک رکھا ہے وہ دن بدن بڑا ہورہا ہے اور پھیل رہا ہے۔ ہماری کتاب کی پیشن گوئیاں صحیح ثابت ہوں گی وہ وقت قریب آگیا ہے۔ جب بیت المقدس سب امتوں اور قوموں کی نماز کا محور بن جائے گا اور یہودیوں کا جھنڈا دور دور تک لہرائے گا۔

کہا جاتا ہے کہ ہمارے بہت سے یہودی بھائی' عیسائی ہوگئے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ اس کا ہمیں کیا نقصان ہے۔ وہ تو عیسائی کی راز منکشف کرنے اور اسے اندر سے تباہ کرنے کا ذریعہ بنیں گے۔

ہم سب ادیان کا اعتراف کرتے ہیں اور پھر ان کے بارے میں سوالیہ نشانات بناتے ہیں۔ جب ان ادیان کے ماننے والوں کے پاؤں ڈگمگانے لگتے ہیں تو ہم کہتے ہیں کہ باقی تو بس حضرت موسیٰ کی تعلیمات ہی رہیں گی۔ ہم راستے کو مختصر کرنے کے لئے دوسرے ادیان میں داخل ہوتے اور ان ادیان کے ماننے والوں کو فرقوں' گروہوں اور متحارب ٹولیوں میں تقسیم کردیتے ہیں۔ ان کا خون چوستے' ان کا گوشت کھاتے اور ان کی جائیدادیں چھیننے کے لئے ہم ان میں عداوت کی آگ بھڑکاتے ہیں۔ تاکہ خود ان کے اپنے آدمیوں کے ہاتھوں انہیں تباہ کرنا ہمارے لئے آسان ہوجائے۔

عیسائی مذہب کو ایک ہی ضرب سے پارہ پارہ کردینے کے لئے ہمارے پاس ایک جنسی منصوبہ ہے۔ ہم ایسی فضا پیدا کرتے ہیں کہ ہم میں کوئی اپنے آپ کو مذہبی مفہوم میں عیسائی یا یہودی نہ کہے۔ ہم لادینی معاشرہ تشکیل کرتے ہیں جس میں سے ایمان باللہ اور دینی جذبہ ہم نکال دیتے ہیں۔ ایسے معاشرے میں عیسائی اگر یہودی کا غلام نہ بھی بنے تو بھی سیاسی اعتبار سے اس کا مقام فروتر ہوتا ہے۔

میتال شہاب نے "الوارث۔۔۔ شمارہ نمبر۱۰" میں لکھا کہ صہیونیت پہلے عیسائیت کی اور اس کے بعد اسلام کی دشمن ہے۔

بقیہ۔ موت سے سبق

یاد کرے' موت دنیا کا ایک یقینی واقعہ ہے۔ جس کا مشاہدہ ہر انسان کرتا رہتا ہے' آج کسی کی بہن مرتی ہے' کل کسی کی بیوی اس دنیا کو چھوڑ دیتی ہے تو یہ اعلان کرتی ہے کہ زمین پر ہر بسنے والے فرد کو لازما" اس سے دوچار ہوتا ہے۔ موت کی یاد انسان کو اس دنیا میں کھونے نہیں دیتی۔ دنیا کی ساری رنگینیاں انسان کی نگاہ میں پھیکی پڑجاتی ہیں۔ جب یہ تصور کرتا ہے کہ معلوم نہیں موت کب آئے اور اسے دوسرے عالم میں پہنچادے۔

دل کا زنگ دور کرنے کی دوسری ترکیب قرآن کی تلاوت ہے۔ قرآن دل کی بیماریوں کے لئے نسخہ شفاء ہے۔ وہ نور بن کر دلوں میں داخل ہوتا ہے۔ اس سے مردہ دل زندگی پاتے ہیں۔ وہ اس پر آخرت کی حقیقتوں کو کھولتا ہے۔

"جب بڑی آفت آئے گی یعنی قیامت۔ اس دن انسان اپنے کاموں کو یاد کرے گا اور دوزخ دیکھنے والے کے سامنے نکال کر رکھ دی جائے گی تو جس نے سرکشی کی اور دنیا کی زندگی کو مقدم سمجھا اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔"

(سورۃ النزعات)

اور جس نے دنیا میں ایسی زندگی گزاری کہ قدم قدم پر نفس و خواہشات کو لگام دیتا رہا۔ دنیا سے بقدر ضرورت استفادہ بھی کیا' مگر اصل آخرت کی زندگی کو مقدم رکھا۔ اس کی بابت قرآن کہتا ہے۔

"اور جو اپنے پروردگار کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرتا رہا اور جی کو خواہشوں سے روکتا رہا' اس کا ٹھکانہ جنت ہے۔"

(النزعت)

ان آیات قرآنی و احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ واضح ہوا کہ اگر مرنے والا خدا کا فرمانبردار نہیں تو قیامت کے دن اس کے رشتہ دار اور مال کچھ کام نہیں آسکتے۔

"پھر جب کانوں کو بہرہ کرنے والا شور برپا ہوگا جس دن ایسا آدمی جس کا اوپر بیان ہوا ہے اپنے بھائی سے' اپنی ماں سے اور اپنے باپ سے' اپنی بیوی سے' اپنی اولاد سے دور بھاگے گا۔"

(سورۃ عبس)

یعنی اس دن کوئی کسی سے ہمدردی نہ کرے گا' ان میں ہر شخص کو اپنا ہی ایسا مشغلہ ہوگا جو اس کو اور طرف متوجہ نہ ہونے دے گا۔

اے موت سے غافل انسان! اس فانی دنیا اور اس کی لذات سے نکل اور اصلی گھر (آخرت) کی تیاری کر اور نفس امارہ کو زیر کر تاکہ تیرا خالق تجھ سے راضی ہو۔

"اے اطمینان والی روح تو اپنے پروردگار کے جوار رحمت کی طرف چل۔ اس طرح سے کہ تو اس سے خوش اور وہ تجھ سے خوش۔ پھر ادھر چل کر تو میرے خاص بندوں میں شامل ہوجا اور میری جنت میں داخل ہوجا۔

بقیہ۔ شداد کی جنت

دولت کی علامت سمجھا جاتا تھا کیونکہ یہ محض خوشبو کا ذریعہ ہی نہیں تھا بلکہ اسے مذہبی تقدس بھی حاصل تھا۔ مردہ لاشوں کو دفنانے سے پہلے لوبان اور دراتینج سے معطر کیا جاتا تھا۔ یہ خیال کیا جاتا ہے کہ اونٹوں کے کارواں یہ لوبان عبار سے لے کر عراق' یونان' روم اور اسکندریہ تک پہنچاتے تھے۔ چنانچہ یہ رائے بھی پیش کی گئی ہے کہ سکندر اعظم کے جغرافیہ نویس کلاڈیس پٹولمی نے دوسری صدی عیسوی میں "عمانم امپوریم" (عمانی سلطنت) کا جو نقشہ ترتیب دیا ہے وہ اسی عبر سے متعلق ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ قدیم زمانہ میں عبر کو ایک دولتمند اور طاقتور و خوشحال تہذیب کا حامل سمجھا جاتا تھا۔ ماہرین آثار قدیمہ نے تازہ تحقیقات کے بعد رپورٹ دی ہے کہ یہ ایک بہت بڑا کارواں سرا تھا جس میں کم از کم دو ہزار اونٹ اور پانچ سو افراد ہمیشہ موجود رہتے تھے۔ عہد عتیق کی انسانی آبادیوں کے پیش نظر یہ بات بلاشبہ کہی جاسکتی ہے کہ قوم عاد کا یہ شہر انسانی تہذیب کا ایک بڑا مرکز تھا۔

وسطی ایشیاء کی مسلم ریاستوں میں اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے لئے عملی تعاون کی اپیل

وسطی ایشیاء کی مسلم ریاستوں میں مسلمانوں کی علمی و روحانی حیثیت کی بحالی کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت' پاکستان کے درج ذیل عظیم منصوبوں میں عملی حصہ لے کر اس خطہ مقدسہ کو دوبارہ علمی و روحانی گہوارہ بنائیے۔

- لاکھوں قرآن مجید کی اشاعت اور گھر گھر فراہمی۔
- ہزاروں طلباء کو پاکستان لا کر علم دین کے زیور سے آراستہ کر کے علماء و راسخین بنانا تاکہ وہ ان ریاستوں میں علمی مراکز قائم کر کے لوگوں کی دینی رہنمائی کا فریضہ انجام دے سکیں۔
- علماء کرام کی ایک کثیر تعداد کو پاکستان کے دینی مراکز میں تربیت دینا تاکہ دینی تعلیم کا ابتدائی کام شروع کیا جائے۔
- زیادہ سے زیادہ تبلیغی جماعتوں کو ان ریاستوں میں بھیجنا تاکہ لوگوں کو نماز' روزہ اور علوم دین کے ضروری احکام سے آگاہ کر سکیں۔
- بڑے بڑے دینی مدارس اور چھوٹے چھوٹے قرآن مجید کے مکاتب اور جگہ جگہ مساجد قائم کرنا تاکہ یہ خطہ دوبارہ اپنی علمی بلندی تک پہنچ سکے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مندرجہ بالا منصوبے آپ کی توجہ اور تعاون سے پورے ہوسکتے ہیں۔ اشاعت قرآن مہم کی طرح عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ان پروگراموں کو کامیاب بنائیں تاکہ یہ مراکز باطل فرقوں خصوصاً" قادیانیوں کی شرانگیزیوں اور ارتداد کے فتنے سے محفوظ رہیں۔ اللہ تعالیٰ تمام معاونین کو اپنی طرف سے بہترین بدلہ عطا فرمائے۔

حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب زید مجدھم ———— امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت۔

حضرت مولانا محمد یوسف صاحب لدھیانوی زید مجدھم ———— نائب امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت۔

حضرت مولانا عزیز الرحمان صاحب زید مجدھم ———— جنرل سیکریٹری عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان۔

قادیانیت ہماری نظر میں

ترتیب تحقیق : محمد متین خالد

یہ کتاب صد سالہ فتنہ قادیانیت کے بارے میں مشاہیر ملت' علماء کرام' مشائخ عظام' قائدین قوم' ارباب اقتدار' پارلیمنٹیرین حضرات' جسٹس صاحبان' شعرائے کرام' معروف سیاستدانوں' نامور صحافیوں' قابل قدر دانشوروں' مزدور رہنماؤں' مشہور ادیبوں' قائدین طلبہ' معتبر وکلاء' نمائندہ غیر مسلم شخصیات' سابق قادیانیوں اور دیگر شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے سرکردہ افراد کے فکر انگیز مبنی بر حقائق' ایمان افروز اور ولولہ انگیز مشاہدات و تاثرات اور حیرت انگیز و ہوش ربا انکشافات پر مبنی مستند تاریخی و تحقیقی دستاویز جو پوری ملت اسلامیہ کی آواز ہے۔

اس کتاب میں پیر مہر علی شاہ گولڑوی' میاں شیر محمد شرقپور شریف' خواجہ غلام فرید' شاہ عبدالقادر رائے پوری' پیر جماعت علی شاہ' خواجہ حسن نظامی' حضرت خواجہ خان محمد مدظلہ' خواجہ قمرالدین سیالوی' حضرت میاں کریم بخش صاحب مدظلہ' مولانا اشرف علی تھانوی' مولانا محمود الحسن اسیر مالٹا' مولانا رشید احمد گنگوہی' مولانا احمد علی لاہوری' سید انور شاہ کاشمیری' سید محمد علی مونگیری' مفتی محمد شفیع' ابوالحسن ندوی' مفتی محمد حسن' مولانا شبیر احمد عثمانی' مولانا محمد یوسف بنوری' مرتضیٰ حسن چاند پوری' سید عطاء اللہ شاہ بخاری' مولانا محمد علی جالندھری' مولانا محمد الیاس بانی تبلیغی جماعت' مولانا احمد رضا خان بریلوی' سید ابوالحسنات شاہ' مولانا احمد سعید کاظمی' مولانا محمد بخش مسلم' مولانا ثناء اللہ امرتسری' علامہ احسان الٰہی ظہیر' سید مودودی' ڈاکٹر اسرار احمد' حق نواز جھنگوی' حافظ کفایت حسین' قائداعظم' علامہ اقبال' ابوالکلام آزاد' مولانا ظفر علی خان' چودھری افضل حق' لیاقت علی خان' ڈاکٹر عبدالقدیر' حفیظ جالندھری' ایم-ایم-عالم' شیخ مجیب الرحمن' ذوالفقار علی بھٹو' ضیاء الحق' بے نظیر بھٹو' محمد خان جونیجو' غلام مصطفیٰ جتوئی' میاں نواز شریف' جنرل فضل حق' غلام حیدر وائیں' سردار عبدالقیوم خان' خان آف قلات' پیر پگاڑا' چودھری ظہور الٰہی' نوابزادہ نصراللہ خاں' ایئر مارشل اصغر خان' مولانا مفتی محمود' مولانا محمد اجمل خان' مولانا عبدالحق' مولانا ظفر احمد انصاری' قاضی حسین احمد' پروفیسر غفور احمد' شاہ احمد نورانی' مولانا فضل الرحمن' حافظ حسین احمد' ملک قاسم' سردار شیر باز مزاری' زاہد سرفراز' پروفیسر طاہر القادری' علی احمد تالپور' مخدوم طالب المولیٰ' خان عبدالولی خان' سردار شوکت حیات' راجہ ظفر الحق' امیر عبداللہ روکڑی' قدرت اللہ شہاب' چراغ حسن حسرت' الیاس برنی' ماہر القادری' پروفیسر یوسف سلیم چشتی' فیاض اختر ملک صاحب' شورش کاشمیری' حمید نظامی' زیڈ اے سلہری' مجیب الرحمن شامی' حفیظ تائب' صلاح الدین (تکبیر)' نذیر ناجی' عطاء الحق قاسمی' چیف جسٹس میاں محبوب احمد' جسٹس محمد افضل ظلہ' جسٹس میاں نذیر اختر' جسٹس پیر محمد کرم شاہ الازہری' جسٹس خلیل الرحمن رمدے' جسٹس جاوید اقبال' جسٹس رفیق تارڑ' مقبول الٰہی ملک ایڈووکیٹ جنرل' نذیر احمد غازی اسسٹنٹ ایڈووکیٹ جنرل' کمانڈر احمد شاہ مسعود وزیر دفاع افغانستان' شاہ فہد' مصطفیٰ کمال پاشا' شیخ احمد دیدات' پنڈت نہرو' دیوان سنگھ مفتون کے علاوہ ۴۰۰ سے زائد نامور شخصیات کے تاثرات شامل ہیں۔

"قادیانیت ہماری نظر میں" کے بارے میں اہل علم حضرات کے تاثرات

- "یہ بات میرے لیے باعث مسرت ہے اور میں قلبی فرحت محسوس کرتا ہوں کہ "قادیانیت ہماری نظر میں" اس عنوان و گوشہ پر پہلی محنت ہے اور اتنی جامع ہے کہ اسے حرف آخر ہونے کا درجہ حاصل ہو گا۔ عزیزم محمد متین خالد صاحب کو اللہ پاک دنیا و آخرت میں اس کی جزائے خیر دے کہ انہوں نے اتنی گراں قدر محنت کی ہے کہ پوری امت کی طرف سے فرض کفایہ ادا کر دیا ہے"۔ (حضرت خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ)
- "محمد متین خالد نے قادیانیوں کے چند اوراق پر مشتمل پمفلٹ کے جواب میں ساڑھے سات سو صفحات کی ضخیم کتاب لکھ کر قادیانیوں کے کفر کے جواب میں ان کے سروں پر گولہ باری دے مارا ہے۔ جس کے ملبے تلے دبے قادیانیوں کی چیخیں میں اپنے کانوں سے سن رہا ہوں۔ جن میں سے قادیانی خلیفہ مرزا طاہر کی چیخ سب سے بلند ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ عظیم کتاب لکھ کر محمد متین خالد نے پوری امت کی طرف سے فرض کفایہ ادا کر دیا ہے۔ جس کے لیے تمام مسلمانوں کو ان کا ممنون و مشکور ہونا چاہیے۔ میری شدید خواہش ہے کہ یہ کتاب ہر مسلمان تک پہنچے اور مخیر حضرات اس کتاب کو خرید کر قادیانیوں تک پہنچائیں۔ ان کی اس کوشش سے اگر کوئی قادیانی "قادیانیت" کے چنگل سے نکل گیا تو یہ عمل ان کے لیے پروانہ جنت ہو گا"۔ (محمد طاہر رزاق)
- "جناب محمد متین خالد سلمہ نے ایک قابل رشک اور عجیب و غریب سحری کارنامہ سرانجام دیا ہے جو توفیق الٰہی کے بغیر ناممکن تھا۔ یہ ایک تاریخی اور تحقیقی دستاویز ہے"۔ (مولانا محمد اجمل خان)
- "قادیانیت ہماری نظر میں" اسلام کے تبلیغی سرمائے میں ایک قابل قدر اضافہ اور بلاشبہ اپنی نوعیت کا پہلا کام ہے۔ جو کام کئی اداروں' تنظیموں اور شخصیات کے کرنے کا تھا عزیزی متین خالد نے وہ تنہا سرانجام دیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے عقیدہ ختم نبوت سے والہانہ "محبت" اور قادیانیت کے خلاف بے پناہ "نفرت" کے درمیان بیٹھ کر یہ کتاب مرتب کی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ مستقبل کا مورخ ان کی اس کاوش کو اپنے قلم سے سلام کرے گا۔ مجھے یہ کتاب دیکھ کر ان کی محنت پر رشک آ رہا ہے۔ یہ ایک تحریکی کتاب ہے جو ایک ذہنی انقلاب کا موجب بنے گی۔ قادیانیت کا کوئی بھی مکروہ پہلو ایسا نہیں جو اس کتاب میں بیان ہونے سے رہ گیا ہو"۔ (جسٹس پیر محمد کرم شاہ الازہری)
- "قادیانیت ہماری نظر میں" پڑھ کر بے حد دلی خوشی ہوئی۔ میری نظر میں قادیانی اسلام اور انسانیت دونوں کے دشمن ہیں۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی مساعی قبول فرمائے جو سنت صدیق اکبرؓ کو تازہ کرتے ہوئے عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے سرگرم عمل رہتے ہیں"۔ (جسٹس میاں محبوب احمد چیف جسٹس لاہور ہائی کورٹ)
- "برادرم محمد متین خالد نے قادیانیت کے حوالے سے "قادیانیت ہماری نظر میں" کے عنوان سے ایک ضخیم کتاب مرتب کر کے اہل علم پر یہ واضح کیا ہے کہ قادیانیت کوئی فروعی مسئلہ نہیں بلکہ اس پر اجماع امت موجود ہے۔ انہوں نے اس ضمن میں بہت عرق ریزی سے کام لیا ہے اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے"۔ (عطاء الحق قاسمی۔ نامور صحافی)
- "محمد متین خالد کی تازہ کاوش قادیانیت کے بارے میں اجتماعی شعور کو بیدار و رکھنے میں مدد دے گی اور ان کے زندہ الفاظ ان کا نام بھی زندہ رکھیں گے"۔ (مجیب الرحمن شامی۔ نامور صحافی)

پڑھئے اور تحفظ ختم نبوت کے لیے آگے بڑھیے!

○ کمپیوٹر کتابت۔ ○ عمدہ کاغذ۔ ○ اعلیٰ طباعت۔ ○ مضبوط جلد۔ ○ چار رنگا خوبصورت ٹائٹل۔ ○ صفحات 752۔ ○ قیمت 200 روپے۔

نوٹ: جماعتی کارکنوں کے لیے "خصوصی رعایت" قیمت صرف 90 روپے۔ قیمت کا پیشگی منی آرڈر آنا ضروری ہے۔ ○ وی پی ہرگز نہ ہو گی۔

—— ملنے کا پتہ ——

① عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ' ملتان۔ پاکستان فون نمبر: ۴۰۹۷۸

② مکتبہ سید احمد شہیدؒ ۱۰-الکریم مارکیٹ' اردو بازار۔ لاہور فون: ۲۲۸۱۹۲

A QUESTION TO ALL MUSLIM BRETHREN

Do you want:	Your money should be spent on making Muslims into Apostates?
Certainly your answer will be:	No.
But you are!	Unintentionally, unknowingly.
How:	In this way that some of you transact business with Qadianis. You purchase and use their products. You deal with them commercially and don't realise the harm you are doing to Islam.
Do you know:	A large part of the profit, accruing to Qadianis from your deals is deposited by them in their apostatic Centre at Rabwah.
What work this Centre does:	It makes unwary Muslims into Kafirs and Apostates.
Alas:	Your money is used against your very Deen and you are unaware.
Realise:	You are contributing towards apostacising Muslims because you buy, sell, and use the products manufactured by Qadianis.

Mark:

It's your money that is spent on Qadiani apostatic activities.

It's your money that is letting Qadianis print their literature.

It's your money that is abetting publication of Qadianis' distorted translations of Quran.

It's your money that is supporting Qadiani Rabwah Centre.

It's your money that is helping Qadiani preachers to preach Kufr in the world.

It's your money which is spent by Qadianis in spread of their heresy.

Q'SAVIOURS OF DEEN-E-ISLAM

Rally round the banner of your Prophet Muhammad Rasool Allah Sallal-Lah-o-Alaihe-Wa-Sallam.

Boycott all Qadiani products; don't deal in them, don't buy them, don't use them.

Cut them out at social, commercial, economic levels.

Don't attend their functions, marriages, funerals etc.

Be hostile, you, your friends and your relatives towards these enemies of your Deen for sake of Allah.

See through the fraud of these self-styled "Ahmadis".

Identify them as Kafirs, Apostates and Dualist-infidels.

مصورِ پاکستان علامہ اقبال کا انتباہ

مصورِ پاکستان علامہ اقبال نے فرمایا

قادیانی بیک وقت اسلام اور وطن کے غدار ہیں

مصور پاکستان کا یہ فرمان ملک و ملت کیلئے ایک بہت بڑا انتباہ تھا چنانچہ کھلی آنکھوں نظر آتا ہے کہ اس ملک و ملت کے غدار اور تخریب کار ٹولے نے کس طرح اسلام اور وطن کی جڑیں کھوکھلی کرنا اپنا اولین مشن بنالیا اور عیاری ومکاری سے ملک کے اہم ترین عہدوں پر فائز ہو کر ملک و ملت کو قادیانیت کے جال میں پھنسانے کی کوشش کررہے ہیں کہ آج تقریباً پینتالیس سال کی طویل مدت میں بھی پاکستان اپنی مذہبی اور سیاسی ساکھ قائم نہ کرسکا' اس سازشی ٹولے کی ریشہ دوانیوں نے پاکستان کو ساری دنیا کی نگاہ میں ذلیل کیا' اب نئے انتخابات سرپر ہیں' اس سازشی قادیانی ٹولہ کے افراد مختلف سیاسی' پارٹیوں کے ٹکٹ پر انتخاب لڑنے کی کوشش کریں گے' لہٰذا تمام امت مسلمہ سے گزارش ہے کہ اس سازشی ٹولے کے خلاف متحد ہو کر کڑی نظر رکھیں کہ کوئی قادیانی تو کسی سیٹ پر الیکشن نہیں لڑ رہا اسکی فوری اطلاع عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کے مرکزی دفتر کو دیں اور اس کے خلاف بھرپور کوشش کریں گے اور یہ عہد کرلیں کہ کسی قادیانی کو کسی سیٹ پر کامیاب نہیں ہونے دیں گے

منجانب: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ
حضوری باغ روڈ ملتان

KHATIME NUBUWWAT (AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-160

ختم نبوت کانفرنس صدیق آباد

۱۲ ویں سالانہ کل پاکستان ختم نبوت کانفرنس مسلم کالونی صدیق آباد ربوہ

ضلع جھنگ مورخہ ۲۱، ۲۲، اکتوبر ۱۹۹۳ء

بروز جمعرات، جمعہ شب و روز منعقد ہو رہی ہے انشاء اللہ العزیز

ملک بھر کے جماعتی رفقاء سے اپیل ہے کہ وہ کانفرنس کو مثالی اور کامیاب بنانے کے لئے اپنی تجاویز سے مطلع فرمائیں اور کوشش کریں کہ اس کانفرنس میں زیادہ سے زیادہ رفقاء کو لائیں تاکہ حق و صداقت کی آواز سے وہ بہرہ ور ہو سکیں کانفرنس اتحاد امت کا مظہر ہوگی اسے کامیاب بنانا ہم سب کا ملی فریضہ ہے حق تعالیٰ شانہ اس کانفرنس کو ہر قسم کے شر و فتنہ سے محفوظ فرمائیں اور اسے منکرین ختم نبوت کی ہدایت کا وسیلہ بنائیں آمین

بحرمتہ النبی الامی الکریم

معلومات و رابطہ کیلئے:

(حضرت مولانا) **عزیز الرحمٰن** (صاحب) **جالندھری**

مرکزی ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت۔ صدر دفتر حضوری باغ روڈ ملتان۔ فون: ۴۰۹۷۸